

نگارِ دین نگارِ وطن

پروفیسر فیاض کاوش

مکتبہ نظامی

جامع مسجد شمع نگر بیرون ڈی ضلع تھانہ (امہارا شہر)

نگہِ دین نگہِ وطن

ملاحظہ فرمائیے: نقادین
نیز جامع مسجد و گراہ کرم پبلشرز
بجاولپور ۵۸۶۱۵۰
از

پروفیسر فیاض کاوش

ناشر

مکتبہ نظامی

جامع مسجد و شمع نگر، بجپونڈی، تھانہ

قیمت ۲۵ روپے

عرضِ ناشر

خطباتِ انڈیا کی اشاعت پر قارئین نے ہماری خوب خوش
حوالہ اندازی کی اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پورے ملک میں پھیل گئی
ہمارے جذبہ اشاعت دین کو تقویت ملنا خطبات کے بعد دیکھتے بعد
وہ عجیبے سیرت امام الانبیاء، اسلامی تقریبات، اسبھی منظر عام پر
آئیں۔ زیرِ نظر کتاب نگ دین نگ وطن میں پروفیسر فیاض احمد
کاوش صاحب نے تاریخ کے آئینے میں حقائق کی عکاسی کی ہے
عقدا لہٰی ملک و ملت کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ ملت فروشوں کی
دستاویز ترنگِ قلم کیا ہے اور اسلام دشمن و خیانت اور
انگریز دوستی کا پردہ خاش کیا ہے۔ ایسی دو شخصیتوں کے روسیاء
کو بے نقاب کیا ہے جن کا علمائے اہلسنت نے ہمیشہ تعاقب
کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے محسوس ہوگا کہ اس تحریر
کے صفحہ قرطاس پر آنے میں جذبہ حب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
بھکا کا رنسا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو حق پر قائم رکھے اور حق پر
اشاعت و تبلیغ کی توفیق رفیقِ عطا فرمائے آمین

مُحْتَاجِ لَعَا

محمد صدیق رضوی الہ آبادی

نگہِ دہش
نگہِ وطن

سید احمد بریلوی اور

مولوی محمد اسماعیل ہلوی

کی سچی تصویر فذاری تاریخ کے آئینے میں
حقائق کی عکاسی —

» انگریز دوستی « اور » مسلم کشی « کی
خونچکاں داستان ۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ
۷	تعارف	۱
۱۱	مسلمانوں کی یکجہتی بہرہ و دور	•
۱۳	انگریزوں کی سوداگری	•
۲۱	مشرق کی سونید اکثریت	۲
۲۳	تقویت ہارمونک کی طاقت پیری	۲
۲۵	ظہور نظام	۳
۲۷	دی فوکشن ہمارے ملک کی ندی	•
۲۹	وہابیوں کے گناہ در انجیف	•
۳۱	مولوی اسماعیل دہلوی	
۳۳	اسمیل پر زندگی کا عتاب	۶
۳۵	اسمیل کے حکام کے لئے ہند کا تہہ مدار	۷
۳۷	ایک سوال کا جواب الجواب	۸
۳۹	شکست ہمار	۹
۴۱	لنڈن میں کی کامیابی بہ مساوت و پانی	۱۰
۴۳	لنڈن میں کامیابی بہ مساوت و پانی	۱۱
۴۵		

صفحہ	مضمون	صفحہ
	● وہابیوں کے پیر و مرشد	
۳۳	مید احمد رائے جیلوی	
۳۵	سید احمد کی داستانِ فتویٰ	۱۲
۳۸	● وہابی بے ایمان اور برٹش پلان	
۵۱	آغا زعفران — رائے — سقر	۱۳
۵۱	ہندی جنابت اور نہدی جنابت	۱۴
۵۳	ماتر السلیب سے جنابت	۱۵
۵۷	سکھوں کے خلاف جہاد کا جہانہ	۱۶
۶۲	شیخ محمدی کا تازہ انٹریشن "شیخ ہندی"	۱۷
۶۵	وہابی شیٹ کے قیام کا ضرورت	۱۸
۶۷	اگر بری کٹھ جوڑے اٹھ	۱۹
۷۰	احزاب حقیقت	۲۰
	● ملت اسلامیہ سے غداری	
۷۳	الغریبوں کی خدمت گزاری	
۷۷	● صلیب کی بھینٹ	
۷۹	مسلم کش "پادری" اور اگر رکی پہاں لٹاری	۲۱
۸۲	ہندی ڈاجی کا ہمارا فتویٰ	۲۲
۸۳	برصغیر کی تحفہ دی	۲۳
۸۵	آپ کا نظام بری نام	۲۴
۸۶	● پیری مریدی کا ڈھونگ سرحد میں ہڑ بونگ	
۸۷	سید صاحب کی اسارت کا قیام	۲۵

صفحہ	موضوع	صفحہ
۹۲	سید صاحب کی عظمت و اہمیت کا اعلان	۲۶
۹۶	سکھوں سے جہاد کا پیکر سرحد کے سنی مسلمانوں سے فکرمندان	۲۷
۹۹	وہابی بھادریوں سے سرحدی پٹنوں کی انتظامی جنگ	•
۱۰۳	مسلم کش جہاد میں ہندوؤں کی مساوت	۲۸
۱۰۹	شیروں سے پیار	۲۹
۱۱۰	مسلمانوں کے خلاف وہابی جہاد	۳۰
۱۱۳	مسلمانوں کا مال تیرہ صاحب کے لئے مالِ نصیبت تھا	۳۱
۱۱۴	سرحد سلطان محمد خان سے جہاد	۳۲
۱۱۴	اگر بڑوں اور سکھوں کے مشترکہ دشمن	۳۳
۱۱۷	سکھوں سے زیادہ خطرناک سنی غنمی مسلمان	۳۳
۱۲۰	زبردستی نکاح بیوگاہ	۳۵
۱۲۳	اپنی عورتوں کے سہنے میں سید صاحب کی صفت کرشمہ	۳۶
۱۲۶	مسلمانوں سے آخری جہاد	•
۱۲۷	اسٹیل جہاد کا نظام سکھوں کے دروازے	۳۷
۱۳۳	قدت کی سید صاحب سے وعدہ غلامی	•
۱۳۸	اگر یہ جہاد کے خاطر خواہ نتائج	•
۱۳۲	وہابیت کی سدا بہار خیانت	•
۱۵۱	نقلہ کی جنگ کی جنگ آواز میں علماءِ مابینت کا کردار	۳۸
۱۵۳	بے ہر صاحب کی تار کی خیانت	•
۱۵۸	ایک مقام کے خلاف	۳۹
۱۶۱	تاریخ کا المیہ	•
۱۶۵	مولانا فضل حق خیر آباد	۴۰

نے غور سے سوچا کہ یہی اور بدبخت و بربریت کا ایسا بولنگ، احوال پسند
 کو شبیہ بخشنے والا تھا۔
 بہنو کو قتل ہو چکے غلگت
 دلچسپ آج کبھی کی بارگاہ ہے

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کا ذکر نہیں کیا جاتا جس کو چھپایا جاتا
 ہے۔ اور ان دونوں کو تاریخ کی منہ پر تیرتی ہستیوں بنا کر دکھا یا جاتا
 ہے۔ _____
 یہ ہے خوش کا قلم، بڑا درد ہے جس کو چھپا ہوا ہے
 چھپا ہے جس کو چھپا ہے کہ کاکہ بنا کر دکھا ہے۔ _____ کس کو معلوم
 نہیں کہ جس صوبہ سرحد میں ان دونوں نے مسلمانوں کا خون بہا یا اور اس
 پاکستان کے ختم ہونے کا رکو ہوا کہ جس میں کتنے شہر اور پانچ پندرہ لاکھ
 لاکھ خواتین کے گھر تھے، انہیں کیوں اس قتل کو جو ان دونوں نے صوبہ
 سرحد میں برپا کیا تھا، پاکستان کا پہلا جہد قرار دیا اور تاریخ کو رخ
 کر کے دکھایا۔ _____ حقیقت یہ ہے دونوں حضرات نے جس فکر کی
 تشکیل کی اس کو اسلامی حکومت سے کوئی سروکار نہیں۔ اُس نے اس قومی
 حکومت کے لئے راہ ہموار کی کہ آج بھی ہمارے علم و ادب ہے۔ _____
 ان تاریکات پر بھی مناجات ہے۔ اس کے دل میں "مشرقِ بہشت" اور "کافر
 فرنگ" کی جنگ ہے۔ وہ نہیں جانتے تو ماضیِ مطلق کی جگہ نہیں! _____
 ان کی نوادریں آج بھی اس کے منوں کی پیرا سی نظر آتی ہیں۔ _____ یہ کہیں
 وقت آگیا ہے کہ قتل، سلا یہ کہ ان دونوں کی جس طرح تصویر دکھائی جائے۔
 ناخوش عقید پر دنیہ فریاض احمد خاں کا دل لگے ان دونوں پر
 کہ جو وہ سب کتبائے ادب و ادب و ادب و ادب کو دکھا رہے ہیں کہ وہ کچھ

جب چہروں سے نقاب اٹھ جاتے ہیں اور سناٹے سر بہت
 طشت از ہام کے بہاتے ہیں تو غلط کاروں کو چھپانے کے لئے "اتحاد"
 کا نعرہ لایا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ایک اللہ - ایک کتاب - ایک رسول
 اور نقاب اللہ والوں کو مستند کر دیت کیا جاتا ہے مگر وہ وقت
 بھٹا رہا جاتا ہے جب اتحاد کا نعرہ لگاتے والوں کی نظریں نقاب اٹھنے
 والے بھی کا نعرہ دینا شروع کرتے۔۔۔۔۔ اس وقت نہ اللہ ایک نظر آیا،
 نہ کتاب ایک نظر آئی، اور نہ رسول ایک نظر آیا۔۔۔۔۔ پچھتے ہیں
 جہاں پر نفی ہے تو عقل ٹھکانے آ جاتا ہے۔

اَللّٰہُ تَعَالٰی فَاَمَلِ مَعْتَبِہٖ کَرَامَہٖ عَظِیْمَہٗ عَظَاوِلَہٗ کَرَامَہٗہٗوْنَہٗ فِکْرُوْہٗ
 نعرہ کی مسلمہ کے لئے خوب محنت کی اور متعلقانِ زمانہ نجات کو متاثر انداز میں
 بیان فرما کر انہیں کھول دیں، رسولِ تعالیٰ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 محبت سے ہمارے دلوں کو آباد کر رکھے اور ہم سب کو نعمتِ محفوظی میں
 رطب اللسان کر رکھے۔ آمین !

مطرب خوشنما گو، تازہ ہنزارہ نو بہنو
 چپ نہ ہو اس کے چپ نہ ہو اس کے چپ نہ ہو اس کے چپ نہ ہو اس کے چپ نہ ہو

اتحاد

مُسلماَنوں کی یکجہتی سُنہرہ دور



وہ لوگ کیا ہوئے وہ زمانہ کہ مر گیا

شروع شروع جب مسلمان ہندوستان آئے تو ان سب کا
 ایک عقیدہ تھا۔ ایک مذہب تھا۔ اور ایک
 مذہب تھا۔

طویل ہندو طوطی آج شروع و جدت لکھنے اپنے کلام بلاغت نظام
 میں مسلمانوں کی کسی ایک رنگ کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب
 ”ردّ المحتار“ میں مسلمانوں کی کسی

نکری مذہبی جماعت کا ذکر کیا ہے اور اس کے جواز میں حضرت
 امیر کے اشعار پیش کئے ہیں اس کے بعد ایران سے شیعائی
 علی کا آکا ذکر کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں ایک عقیدہ بھی پہلا
 نور اور گردہ تھا اور نہ ہائی سارے کے سارے مسلمان ایک ہی عقیدے
 پر متحد تھے اور جماعت اہلسنت سے منسلک تھے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے
 کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے زمانے سے مشعلہ حرم شہشاہ تک ہندوستان
 کے مسلمانوں میں موت و حیات متحد تھے۔

ایک تو ”اہلسنت و جماعت“ اور دوسرا
 ”اہل تشیع“۔ یہ دونوں کے علاوہ اور کوئی تیسرا فرقہ ہندوستان
 کے مسلمانوں میں تھا ہی نہیں۔ چنانچہ انگریزی عدالتوں سے پہلے پہلے تمام
 مسلمان نیا بارت قسود اور ابدال ثواب کے قائل تھے۔ عرصہ
 عرصہ اور مولد شریعت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

انگریزوں کی سوداگری

دیوار مصر میں دیکھا ہے میں نے دولت کو
تم غرابت پر ہمیشہ خرید لیتی ہے

پناہیہ لکریہ جس نزدیک فرم ہے اس خبیالی حقیقت کو خوب ہم طرح
 بھر رہا تھا کہ _____ مسلمانوں کی قوت و شوکت کو توڑنے کے لئے ضرور
 ہے کہ انہیں ان کے مرکز جمعیت یعنی _____ سے جھٹکے جائیں اور
 سے ہٹا کر دیاجائے تاکہ جمیعت مسلم انفرادی پارہ پارہ ہو جائے۔ اس
 طرح حرکت نہ پھٹکائی۔ رنگ بچکا آئے۔
 پناہیہ مسلمانوں کو زیرِ دام لانے کے لئے انگریزوں نے بقول علامہ اقبال
 یہ سازش جوڑ رکھا ہے۔

تو نہ تو کئی کو موت سے ڈرتا نہیں ڈرتا

روح مستند اس کے ہاں سے نکال دو۔

انگریزوں نے مسلمانوں کے دل سے عشق رسول اور عشقِ صلیب مصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا ختم کرنے کے لئے _____ نیکو کوشش کی کہ _____ تعمیر قریب
 ملے اور _____ کہ خدایتِ بیحد حاصل کیں۔ اور پھر اس کا
 مال سے انگریزوں نے اقتصاد کی منڈی میں اپنا فساد کا رعب بکھیر دیا۔
 پناہیہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے _____ ان کے مرکزِ اجتماع
 کو توڑنے کے لئے اور _____ عشقِ رسالتِ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاثر و
 بکھیرنے کے لئے انگریزوں کے جنمو لوگوں کی طرف سے _____ اور
 کذب۔ _____ استنابِ نظیر۔ _____ علم غیب۔ _____ اور
 "خامرو باختر"۔ _____ جیسے نئے نئے مسائل اٹھائے گئے۔ مزید یہ کہ مسلمانوں
 کو مشغول کرنے کے لئے ان کا یعنی مسائل کی اشاعت کے لئے _____ زبان
 طبع و تفسیر استعمال کی گئی۔ _____ اس طرح _____ عقائدِ اہل سنت
 کے خلاف گستاخانہ زبان و لہجہ کے ترغیض چھڑ گئے۔ اور

سداؤں کے دھوں کوڑھ لگایا گیا۔
 ————— انتہا یہ کہ آئی منت ہو ————— اہل بدعت کا لقب دیا گیا
 ————— اس طرح سبک حق پر شکر ہو حقیقت کا تعیل لگا گیا ۱۱
 اپنا بیج ہے۔ غنہ سناں گھڑنے والے گھٹیا ملائے سارے
 کے سارے انگریز کے تھوڑے دار بعد و خلیفہ تھا اس تھوڑے کے شعوت میں تاریکی
 حوالے لگے آجے میں اُس سب کے سرور نام اہل اہمیدہ ————— مولوی
 آئیل دہلوی ————— تھوڑے ہی ہاں ————— یہ ایک حقیقت ہے —————
 ————— نیا حقیقت ————— جیسے تھوڑے کچھ بھیرے اہل نہیں! ہندوستان
 میں یہی وہ پہلا شخص ہے جس کی عقل و عقلی کرشٹوں ہے۔ ————— نہایت
 اہل منت ————— میں دہندہ ————— سے لہانوں کے تھاؤ کا شہرہ
 بکھرا ————— آگستائی و بے لہائی کا دھانڈا نکلا ————— اس کے
 نتیجہ میں انگریزوں پائیس کا ایل بالا ہوا ————— اس طرح کالامند او
 اور کالامند ————— چنانچہ مذہبی ذہنیت کے مال لوگوں میں سے کوئی
 ————— غیر منت ————— بٹا اکوٹی ————— نہ لائی ————— کہلا! !
 ————— کوئی دلی بند نہ تھا۔ خوبت یہاں ایک بچی کہ ہر حملوں پہنچا نکھا
 کدلی ————— قریب ————— کے نام ہے ————— نور محمد رسالت تب
 علی اللہ علیہ وسلم کرنے لگا ————— ادیا اکرام کی عظمت کے نورانی
 بند کرنے لگا کہ بعد کان دہی کے ادب و احترام کے پہنچے الہ لے لگا
 نور کو متاثر کیا و حصول الہائی گئی کہ ہر چیز بعد نکلا —————
 طبعیاتی آدمی نہ ہندو طور سے جو جس چلوی کہ سارے ہندوستان
 پر اہمیت کا گرد و غبار چھایا ————— حاصل یہ کہ —————

ہستیوں کو بانٹنے والا جو غلط کنہاگی
مساوہ کلمہ لوگ اس کو رہ گئے کہنے لگے

لیکن اس دور پر فتنہ تھا۔۔۔ جماعت اہلسنت حنفی بریلوی۔
۔۔۔ کے تعلق رکھنے والے عاشقانہ رسول، بہر حال اسلاف کی۔
قدیم روش پر قائم رہا ہے۔۔۔ ۱۹۶۱ء۔۔۔ جدید
روش۔۔۔ کے خلاف۔۔۔ تصوفی و توحیدی آپ کی ایسی ذات و
صفات تھیں کہ کسی کو محالہ انکار نہیں۔۔۔ یعنی سوانح اسلام
حضرت علامہ سید سلیمان ندوی صاحب رحمہ اللہ کے مشہور اور دہشت
ہونے لگتے ہیں۔

تیسرا فرقہ وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی۔
قدیم روش۔۔۔ پر قائم رہا اور اپنے گرو۔
۔۔۔ آپ اسنت۔۔۔ کے نام پر اس گروہ
کے پیشوا نے زیادہ تر۔۔۔ بریلی اور مہاراجپور
۔۔۔ کے علاقے تھے۔۔۔

دیانت قبیل انھوں نے یہاں سے نکلتے تھے

گروا۔۔۔ بدایونی اور بریلوی علماء شاہسنت۔
۔۔۔ یہ وہ دینی پیشوا تھے جو قرون اولیٰ کے علماء کمال سنت کے
پیروکار رہتے ہوئے اپنی۔۔۔ قدیم روش۔۔۔ پر قائم
رہے اور اگرچہ وہ کسی جھگڑت سے واپس آئے کے اٹھائے ہوئے۔
۔۔۔ نئے عقائد کا لپیٹ میں نہ آئے۔۔۔ اس کے ساتھ ہی سب کو
معلوم ہے کہ علامہ بریلوی، ہالوی کے سربراہ امام احمد رضا علیہ السلام

کی غصہ ہے کہ اس کے بارے میں خود فراموش تو کیا ہو کر
 میرا لا بر غوی خدیج جنی طرغوی کی شفقت سے مرایت کو تھوڑا
 دوڑا ہے نہ کہ گزشتہ کفر یا انہی عالم تھے۔
 لیکن اس کے باقی رہی وہی ہے جس پر وہی —————
 نام ————— ہے کہ اس کا نام لگائی ہے۔
 اس کے نام جنوں پر گیا جنوں کا خسرو
 جو پہلے وہی ہے کہ اس کے سرشار ساز کو ہے

سُنّتوں کی موفیقہ اکثریت

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان میں شروع میں سے مسلمانوں کی اکثریت رہی ہے۔ چنانچہ سنیوں کی موفیقہ اکثریت کا اعلان بھی مسند سنیوں نے کیا ہے۔ جو پر کسی جماعت کو مجال اعتراض نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس مسئلے میں محمود علی ظہیر ابلیس نے مسند شخصیت ابو الوری مولوی قاسم الدین دہلوی کی موفیقہ اکثریت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”امت میں مسلمان آبادی، غیر مسلم آبادی و ہندو

اور سکھ وغیرہم کے مساوی ہے۔ اسی سال قبل

قریباً ۷۰ فی صد مسلمان تھے۔“ (مولوی قاسم الدین)

کے لکھے ہیں کہ آج کل ۷۰ فی صد مسلمان ہیں۔“

کیا جانتے ہیں۔“

(ضمیمہ نمبر ۱۰۰) (مولوی قاسم الدین دہلوی، مسند)

مسند دہلی)

ابو الوری کے وفادار اور ۷۰ فی صد مسلمان تھے۔“

مسلمانوں کے علاوہ یہاں کوئی اور دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں !

یہ شاید وہی کسی بریلوی کا نہیں بلکہ تصدیان ۷۰ فی صد

مقلد ہیں مولوی قاسم الدین دہلوی کے مقلد، یہی کہ ہے۔ اور

اس کے ساتھ ساتھ اس محنت کی بھی ماننا پڑے گا کہ کھانا کھانا ہے۔
 اٹھ سال پہلے "ششما" تھا۔ اور یہ تو سب جانتے
 ہی ہیں کہ۔۔۔۔۔ یہ وہی ششما ہے جس کے بعد اگر نہ گئے کباب خانا
 ہندوستان پر قابض ہو گیا۔ اور پھر کباب خانا کی ہندوستان
 کی کثرتی جماعتوں میں سے دو اور برپا کر کے انہیں لکھنے لکھنے کرتے
 کائنات میں بچایا۔۔۔۔۔!

جی ہاں!۔۔۔۔۔ اس خط میں خود۔۔۔۔۔ ترجمان ہیکم
 گد پورٹ صاحب فرماتے۔۔۔۔۔ لکھتے ہیں۔

"ہندو حکومت کی مخالفت اس پر منحصر ہے کہ
 جو۔۔۔۔۔ برٹش جماعتیں۔۔۔۔۔ کی تفسیر کے
 ہر جماعت کو خالص طبقوں میں بانٹنے کے لئے کر دیا
 جائے تاکہ وہ ہمدردی اور ہمدردی حکومت کو متروک
 کر سکیں۔" (تفسیر کے لئے دیکھئے، اپنا ہندوستان)
 گواہی زور دی گئی۔۔۔۔۔ مضمون پر مبنی کے اسناد
 ملیں۔ (ڈاکٹر شمس الحق اعظمی)

"ترجمان ہیکم" نے ہندوستان کی۔۔۔۔۔ برٹش جماعتوں کو لکھنے
 لکھنے کے لئے جماعتیں پیش کی تھیں تاکہ ہر جماعت کی ساری شکستہ
 کی کثرتی۔۔۔۔۔ جماعت ہندوستان۔۔۔۔۔ ہر جماعت ہندوستان!
 کیونکہ ہندوستان مسلمانوں کی۔۔۔۔۔ جماعت ہندوستان!
 ہے اور کئی جماعت ہیں جن میں ہیں؟۔۔۔۔۔ ہندو اور اس کی پیش
 ہندوستان کی یہ اگر یہ ہندوستان ہیں۔۔۔۔۔ جس کو علی ہاسپ ہندوستان کے کہتے

تحریروں کو سب سے نمایاں پڑھ لیں اور پھر اس کی تشدد گری سمجھیں جو کہ
 آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دست بگریباں ہو جائیں۔
 اور پھر غائب اگر نئے ہندوستان میں دنیا چھین کر پاسری بھجوا رہے !
 برٹش راج مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہے۔

اپنا اس "نورین مقصد" کو سامنے کرنے کے لئے اگر نئے اپنی خام
 پالیسی کے تحت اس ذمہ داری کتاب کو اپنے خرچے سے ہندوستان کے
 گوشہ گوشہ میں پہنچانے کا شیطان فریضہ ادا کیا تاکہ جھوٹے سے ہی کوئی
 بھولا بھالا مسلمان اس ذمہ داری کتاب کے شر و غما سے محروم نہ رہ
 جائے، جی ہاں !

آئی انسان کو نہ تھی درو کی دوست پہلے
 جس طرف جا بیٹے زخموں کے گنگے میں اتھار

تقویت الایمان کی ہلاکت خیزی | حضرت مولانا غصونہ رحمہ اللہ

تقویت الایمان کی ہلاکت خیزی کے سبب اس کو تقویت الایمان
 کہا کرتے تھے۔ مین۔ یہاں کو صلاک کرے والا !!!

تفصیل کے لئے دیکھئے، مولانا عظیم الدہوی اور تقویت الایمان سلام
 اس کتاب کی ہلاکت خیزی کا اس سے اعجازہ لگائیے کہ

دراپوں کی ایک کے ایڈٹار مکتبہ مولوی محمد جعفر خاں سری پنا
 ذاتی مشاہدہ بیان کرتے ہیں۔

میری سوجھ بوجھ کے وقت وہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء

مشاہدہ خراب ہو گیا۔ تقویت الایمان

کے مسلمان بھی موجود تھے اور رب اللہ
 ششیل میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں نہ دیکھتا
 ایسا نہیں ہے جہاں کے مسلمانوں میں کم ہے کم
 ————— سہارا دھڑ ————— تو ایسا متقد
 محمد احمیدؒ ————— کہہ دینا (تاریخ غیبیہ)
 مولوی محمد اسحاقؒ کتاب تقویت الایمان کے مصنف ہیں۔ چنانچہ مولوی
 امین دہلوی کے مصنفہ دہلیوں کی تعداد ہے جو اس تیزی سے اضافہ ہوا
 ————— بہت تقویت الایمان ————— کے مضامینات ہی کا نتیجہ
 تھا۔ جسے اگر نہ سکاڑتے اپنے سرورِ حیدرؐ سے سارے ہندوستان
 میں پھیل دیتا۔
 ”ہوئے تہدوت میں کے اس کا اثر دیکھو“

حکومتِ کلام

اک مسدود اک ہولی ملکیت ہے کم نہیں
 اک لونڈ اک محکم کی دست ہے کم نہیں
 اب تک جو کچھ لکھا گیا اس کا اختصار یہ ہے کہ
 * حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکپن میں
 ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد کی کہ جتنی کا یہاں کیا — ۱ —
 * اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ نے اپنے عہد میں
 ہندوستان میں ————— شیعیت ————— کی آمد کا

۱۔ امام غیر متقلدی مولوی ثناء اللہ امرتسری نے غلطی سے پہلے
پہلے تک سوائے مسلمانوں کے مقامات پر بریلی حلقہ

ہونے کی تصدیق کی۔ ۱۱۱۔

۲۔ اسی کے بعد مولوی محمد جعفر خاں میری نے وہابیت کے روز

الغزوہ بڑھتے ہوئے سیلاب بنگالہ خبر دی۔ ۱۲۱۔

۳۔ وہابیت کے اس سیلاب بنگالہ کے ساتھ ہی انگریز کی مرضی کے

عین مطابق مسلمانوں کی گنجشہ و یک مذہبی کا جنازہ نکلیا

اور اسی کے ساتھ ہی ہندوستان میں اسلامی حکومت

کا نو سوا سو سالہ دور تمام ہوا۔ ۱۳۱۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہشکون کی زباناں ہو گئی تھیں وہیں یہ کہہ کر

اب کوئی کسے عشق کا اظہار کہاں تک

دین فروش علماءِ سو کی کج روی

ایک پرولنے کو بھی داغ پہنوں شے نہ کی
 شمس سب کچھ غن مگر صاحب کردار نہ تھی

ہندوستان کے اندر اس پر آشوب دور میں ضرورت اس بات کی تھی
 کہ انگریز کے روز افزوں بڑھتے ہوئے غلبے کے منہ آپ کے لئے نہ بن جائے
 قوم متفق و متحد ہو کر کوئی مؤثر تدبیر اختیار کرے اس طرح ملک و ملت کی
 صحیح رہنمائی کے کے غائب انگریز کے قدم جھانٹتے ہوئے اقتدار کو جوڑ
 سے اٹھا کر چمکنے ————— اس کے ساتھ مسلمانوں کی منزل و حکومت
 کو سہارا دینے کے لئے مجاہدانہ اقدام کہ جب کہ انگریزوں کے پیروں کو تیر
 کو دیکھ دیکھ کر ملک و ملت کا درد رکھنے والے مسلمانانہ انداز میں اندیچ و تاب
 کھارہے تھے اور دعا میں کر رہے تھے کہ ————— اے رب العالمین !
 کوئی مجاہد آئے جو مسلمانوں کا بیڑا پار کرانے، ایسا کہ —
 اب کوئی خوشیوں نہ مانگے پھول سب دیر چائے
 راکھ بھری ہے کسی نے ذایت کے گلدان میں

پتا پتا اس زور کی بد غننی یہ غننی کہ ————— ہندوستان میں
 ہر جگہ ملت فروش مولوی برسر کار تھے جن کے سر غننی سید احمد بریلوی
 اور مولوی انیسٹین دہلوی جیسے نمائندے تھے ! یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔

ہیں دوستوں سے ہم کو ترجیح حق و فک کی

وہ دوست دل سے نقشِ وفا ہی مٹا گئے

ہو گئے ہیں کر سکیوں کی آڑ میں — تحریکِ جماہریؔ — کے نام

سے ہندوستان میں جو کچھ فساد برپا ہوا اس میں انگریز کے ان دونوں چھوٹوں

کی حیثیت لازم و ملزوم کی رہی ہے۔ اس فسادِ تحریک کے عقلِ کل تو اگرچہ

اسٹیشن دہلوی ہی تھے مگر قاضی سہراہ یہ تھا محمد بریلوی بنے سب سے —

یہ بھی ہمارے کا رہی تھی جس کی مستند تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔

اندر سے اصولوں کی طرح ٹٹے ہوئے لوگ

پاک جدا ہیں تو دیکھو نہ تعجب کی نظر سے

وہابیوں کے کمانڈر انچیف

مولوی اسماعیل ہوی

ابھرا نہ ترا حسن خدو خال ابھی تک
تصویر تری قرین ہے تصویر گروہ پر

مولوی سخیل دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 کے چھوٹے بیٹے شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ شاہ ولی اللہ میں
 پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان ہندوستان کا سب سے بڑا علمی و فاضل خاندان
 تھا۔ اللہ کے بزرگوں نے ان کو بہت سکھایا کہ — تم کافروں کو کھرچھا
 کر سہاواؤ — لیکن نقد و نید، عرس و اعراس اور فاتحہ
 درود کو شرک و بدعت کہہ کر مسلمانوں کو کافرت ٹھہراؤ —
 مگر بعد ازاں اس کے اپنے بزرگوں کی ایک زبان — ان کا ستاؤ
 درود و دینی کا ستاؤ ہو گیا، اور بزرگوں میں کہے والی پراتر آئے۔ مگر
 یعنی دہائے تو کھرچ کر بیٹے۔

اسخیل پر بزرگوں کی ڈانٹ پھٹکار

حضرت شاہ عبد الغنی محدث دہلوی رحمۃ
 اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے بیٹے شاہ عبد الغنی
 رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ — یہاں تم
 اسخیل کو سکھادو کہ ”نکاح پر“ حکم نہ ہو
 لڑائی نہ لے لے گا، اچھوٹے جواب دہ کہ —
 صحت میں کہ تو یہی کہہ رہا ہے کہ لاہیں، اور
 صحت میں کہ لے گا۔ اور پھر شاہ عبد الغنی
 رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام قسٹوب کی معرفت
 مولوی سخیل کو لکھا کہ تم نے یہی چھڑاؤ —
 — مرزا غلام قسٹوب پر ہنگامہ نہ مولوی

اسمیں نے جواب دیا کہ اگر وہ اس کے غنہ کا غم نہ
 کیا ہائے تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔
 من نساك بسنق عند قتاد الحق فله
 اجر مثله شہید ۵

جس نے جو آپ ﷺ سے عداوت اور عداوت اللہ علیہ
 کو پہنچا تو نبیوں کے برابر۔ —————
 یہ غلط تفسیر ہے۔ اگر وہ تو ایک حدیث
 کے معنی میں دہرایا مگر تو اس وقت ہے جب کہ
 سنت کے مقابل میں حکمت منت ہو۔

والتفصيل مراد کے لئے دیکھئے۔ (۱) اسرار شاہ — حکایت ۶۴
 اعداد الفراء اسہار شہور شاہ (۲) مولانا اسماعیل اور تفسیر الایمان
 از حضرت زید ابو الحسن فاروقی۔

حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیر بالا یہ بیان مولوی
 اسماعیل کی عقل و فہم کا ثمر ہے۔ —————
 عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے شفیق بچا تھے۔ —————
 —————
 حضرت اللہ علیہ سے اسماعیل کی گاہیں کا ذکر اردو سے ہونے لگتا ہے۔

تو وہ نے گا نہیں اور حدیثیں پیش کرے گا۔

اس کے ثابت ہونا کہ اسماعیل میں شروع ہی سے اپنے بزرگوں کے
 مقابلے میں خود سری اور کٹ جتنی ہی! —

آس سے دنیا میں نہیں کوئی زیادہ بد بخت

جو نہ دانا ہو نہ داناؤں کا ماسے کہنا

سرچھرتے مولوی سولیں کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ

جہانگیر احمد صاحب الشہ نصاب نے نصیحت کی تھی کہ ————— ترقی دینی

پھوڑ دو خواہزادہ فقیر رہا ہو گا۔ ————— مولوی آصف علی نے اپنے

بزرگوں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ستم بالائے ستم یہ کیا کہ —————

تقویت الایمان ————— جیسی ایمان سونگے بگڑ کر مستقل فقیر و فدا

کار و بار کھول دیا۔ ————— !!!

تقویت الایمان ————— اہی

تقویت الایمان | احمد آوریاب ندوی غازی کی بدنام زمانہ —————

کتاب التوحید ————— کا ہے ————— ! اس میں دہلوی

نے ————— کتاب التوحید ————— کو ماحضہ دیکھ کر کہہ دیا ہے باغیانہ

عناد و نظریات کو ترقیب دیا ہے ————— بالکل اہل عیساء اور باب

ندوی کی فتح پر ————— ! حتیٰ کہ تقویت الایمان میں نہایت و بیگانہ کی

یکسانیت سے لے کر عنوانات و مضامین کی ترقیب و تدوین میں وہی ہے جو

کتاب التوحید میں ہے (تفصیلات کے لئے دیکھئے) ————— مولانا آصف

اور تقویت الایمان (حضرت زید علیہ السلام کا سبق)

تقویت الایمان ————— میں شروع سے آخر تک ایسی مذہبی مضامین

نظر آتے ہیں،

۱) سونگے کا نام مسلمانانہ طور پر لیا کہ ترقی دینی

۲) کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئے والقرآن آیات کو مسلمانوں پر

چہاں کر کے انہیں بے دریغ کافر و مشرک قرار دینا !
 اس طرح اقرب اللہ میں تمام صالحین و بزرگانِ دین سے بے کر
 رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی تعدادی ہستیوں اور لورانی شخصیتوں کو بچھڑ
 اچھائی گئی ہے۔

اس کتاب کی ذمہ داری بھی ہوئی رہی وہاں کے شعور سے اولیٰ الشک
 لورانی شخصیات کو زخمی کیا گیا ہے۔

قرے سیدنا قریب تو کاکب کہتا

بسیں تھے غرابِ دل سے نکالنے کے لئے

دقتیات کے لئے دیکھئے۔ (نور و نازک کثر محمد سہو محمد پانچ ڈی)

اسٹیشن پر درگروں کا عتاب | بڑھکوا سہو از سے کیا اس ہے

لاشہرہ بھاکر، انوں محرم جیپا ناراض ہو گئے۔ ہا آغوشاہ ہفتہ

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیچھے کہ ہے بکیروں سے تنگ کر اس گستاخ کو اپنی مجلس

مہدک سے نکال باہر کیا (حوالہ کے لئے دیکھئے : ہواور انوار۔

از مولوی اشرف علی خاں)

پس ثابت ہو کر سہو از سے مولوی اسٹیل دیوبند کا اٹھایا تھا دنیا

شروع ہی سے نہ چھوٹ : دریدہ دیکھا درگستاخ واقع ہوئے

مجھے۔ اسی لئے اپنے درگروں سے دھتکارے گئے۔

اب بدھرجاتے مسافر پر شعور اسی کا ہے

راستھے ایک سے جی شہر خد در سوانی کے

مولوی اسٹیل کے تیار اچھائی شاہ کھوسا اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے

حضرت شاہ عبدالعزیز عقیق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کی نگارش
 لاؤ کریں ان شاء اللہ ہے ۔

”یہ علم بزرگوار و عظیم حضرت شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتی سے مکتوب

ہو گیا تھا اس کتاب (تقویت الایمان) کو شتائے

یافراہا _____ اگر یہ امر میں سے معلوم نہ

ہوتا تو _____ لفظ اثناء عشر _____ کا

سہرہب اس مکتوب میں لکھا ۔

واللہ اعلم بالصواب دیکھئے ۔ اور اس کتاب میں اقتباسات از کتب اعلیٰ اعمد

لہ جہاں مکتوبہ مشتمل ہے (مستقلہ) کی یہ سب لایا ہے

ایہ معلوم ہوتا ہے کہ سالانہ ان ولی اعلیٰ اس کتاب سے بڑے مرتبہ چنانچہ

حضرت مولانا نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تقویت الایمان“ کے رد میں _____

تعمید الایمان _____ لکھی اس طرح ان کے دوسرے

بہال حضرت مولانا نور مانی صاحب نے بھی _____ جو اصل فی ثبات الہی

_____ کے نام سے تقویت الایمان کا رد لکھا ۔

شاہ ولی اللہ کے گروہ کے اندر تو اس کتاب کے غلامان و معرکہ ہوا _____

اور گھوسے باہر اس عقیدے کے بھانے ملائے وقت سے خود ویں بنایا _____

_____ علماء نے غیر آباد علماء نے بری علماء نے فرنگی علم اور علماء نے وہی

نے اس کا بھر جھڑک دیا کہ اس دور میں علم و دین کے نورانی مرکز تھے اس وقت

کے نزدیک دارالعلوم دیوبند سے جنم ہی نہ لیا تھا

چنانچہ مولانا فضل حق غفرلہ نے جب ”تقویت الایمان“ کے رد میں

اپنی ناقابل تردید شہرہ آفاق کتاب "تحقیق الحق فی
 ابطال المغرورین" اور "کھنکھانہ و عید و عروہ مختلفہ" جلدی رحمت اللہ علیہ کے
 مشہور نامی گرامی شاگردوں نے اس پر اپنی ہر قصیدتی جستجو
 تفصیلات کے لئے دیکھئے "سلاطین ائیں اور تقویت الایمان از
 مفتاح نبیہ المصنف (مکتبہ)

۱۔ سخیل کی خلیات علیائے جنت کا سفر و عمارت

"اسخیل جنت کز و کسے کے لئے مسدود"

روح اللہ علیہ السلام کو اس دور سے کے عین تقدیر
 علیہما صلی علیہما وسلم کی روح ہونے اور رحمت و ہدایت
 سے سولہ اسخیل اور ان کے خواہش و سوسنی عین علی
 لائیکر دیا اسلئے علی علیہ السلام کی گمان کر رہا ہو کر دیا
 اور تمام اسلئے جنت و جنت کی تقویت الایمان کو دیکر
 یہ اس اسلئے جنت و جنت کے ساتھ ہر
 روز جنت و جنت کے لئے اسلئے جنت و جنت کے ساتھ ہر
 میں ————— اور جی اہل جنت ————— کہتے رہے

تفصیلات کے لئے دیکھئے "تحقیق الحق علیہ السلام و سوسنی جنت و جنت"

اور آفتاب صلا اللہ

مگر جامع سمجھ سے ہر شکل کر سولہ اسخیل جنت و جنت و جنت و جنت
 شروع کر دیا ————— ہر جامع و جنت کے خلیات و جنت کے
 گورے داغ کے ————— بزرگان کی حقیقت و جنت کا سداق

”یہ ادب و عروم محنت از غصہ و دلب“

ایک سوال کا جواب الجواب | آج کل عام روش یہ ہے کہ جب کہیں

سوئی ہے تو جواب نہ دے دے اور دلی دانشور کہتے ہیں کہ ————— میں وقت ہے کتاب

نکلی گئی اس وقت چند داستان بالمخصوص دہلی میں شرک و بدعت کا بڑا شور تھا

لوگ اپنی جہالت سے عیسویوں و لیویوں کو بڑھا چڑھا کر خدا بنادے تھے۔ ان کی

اصول کے لئے مسلمان اس انداز پر کتاب لکھنے کے لئے ابھرتے تھے۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ————— اگر اس وقت کے مسلمان ایسے

ہیں گمراہ تھے کہ بیٹوں و بیویوں کو خدا بنادے تھے۔ ————— تو اس جرم کی سزا

کے طور پر ان عجمیوں اور گمراہوں کی گردن مار لی جائے تھی نہ کہ ان کے لیویوں اور

نبیوں کی گردن پر گستاخی و پہاکی کا پھرا چلا لے۔ ————— بھلا یہ کہاں کا دانش

تھا کہ مولوی انجیل نے گمراہ مسلمانوں کے بھانسنے اور تباہی و ترقیاء کی عرضوں کا قتل

عام کیا! ————— خدا سوچئے تو ہنس، بھلا یہ بھی کوئی اصلاح کا طریقہ ہے۔ —————!

اس طرح ہے ادبی و گرامر کا دور و اندازہ تو لکھتا ہے، ————— راہ راست

کا بہت نہیں پتا۔ —————!

یہاں کہ قدم اٹھا تھا غلط راہ شوں میں

منہ زل تمام عصر ہمیں ڈھونڈ لے رہی

شکستِ ساز

ہم ہر کام ہر روز آواز ہی آواز ہوتا ہے

بڑی شکل ہے اس میں شکستِ ساز ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں وہی ملے ————— "تقریباً ایمان" —————
 میں ہو کہ کھا وہ سب کہ جان یو جو کر کھا ————— چنانچہ اپنی —————
 اس دنیا نے ذہنیت اور گستاخانہ شدت کا مولوی موصوف کو خود بھی احساس
 تھا ————— مگر تو یقین اپنی سے خود مہربانی کے سبب اپنی اصلاح
 نہ کر سکا۔ ————— اس نے تقریباً ایمان کی خلق اور کرشماتی کے
 سلسلے میں ————— ظہور گاہ بدتر از گناہ ————— کے طور پر یہ
 یہ بات بتائی۔

"اس میں بعض جگہ تو ایسا الفاظ بھی آ گئے ہیں
 اور بعض جگہ تشبیہ بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ گناہ
 سے خود میں ہو گیا مگر تو یقین ہے کہ جو کرشماتی
 مہربانی کا —————"

(ادوارِ شکار کی حکایت ۱۵)

آپ ایک کس نے اتنے طول ہوتے ہیں
 دیا تھا دیکھ تو کچھ سوچ کر دیا ہوتا
 بھلا یہ بھی ممکن ہے کہ وہی کے نام پر شورشیں برپا کی جائے اور وہ

نمود خود خلیفہ ہو جائے۔ ————— اسلام کے نورانی عقائد پہ کھڑا

اچھال جائے اور عقیدت من چپ سا ادھ جایش ۹۹

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا! ————— اور ایسا واقعی نہیں ہوا۔ II

اس کتاب سے شور و غل برپا ہوئی اور محبوب ہوئی اور یہ سلسلہ —————

تغویت الایمان ————— کی نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ آج بھی جاری

و جاری ہے اور یہ فریضہ محبت نشر و اشاعت کے دلیلی دیوبندی اور شری

ادارے بغیر و غور یا انجام دے رہے ہیں۔

ہر چند کہ کتاب کا کھنڈہ لانا نہ رہا۔ ————— کتاب لکھنے والے بھی

بدل چکے۔ ————— مگر انگریزی سارا سلسلے کے تحت، دین و ایمان سے محروم

سرزمین تہمت ہے مگر ————— کتاب التوحید ————— کی جرز برقی قلم،

سند میں چند میں "تغویت الایمان" کے نام سے لگائی گئی تھی وہ

آج بھی ————— ذرا بیت ————— کے کڑوے کیچے چل لارہی ہے۔ اور

ایمان و ایمان کے شیریں چشے میں ہے الہی کا نہر روا رہی ہے۔

خفیہ یہ ہے کہ چند ستانی میں گستاخی و بیاہی کی جو رسم جو چلی بس

کتاب سے چلی۔ ————— اسلام میں بایمانہ ذہنیت کی داغ بیل اس کی کٹا

سے چلی۔ ————— مشاہیر اسلام کے خلافتِ نفرت کا تحریک اس کتاب

سے اٹھیں۔ ————— اس طرح آج کا عقائد میں یہ کتاب پس کی گانٹھا اور فساد

کی علامت ثابت ہوئی۔ ————— I

پر مگر وہ ہر کچھ میں اس پر طرے اس میں ہی بہا لے کر
 گیا ہے۔ تو ان ممالک میں بھی کسی ایسے منصوبے
 پر عمل کرنا چاہئے جو یہاں کے باشندوں کے
 داخلی انتشار — کا باعث ہو۔

(پتھر بنے سلطان، غور، خاندان غور، محبوب والا ہونے والا ملک)

ان کا کہ ہے ہشیدہ کہ پختگی کی سوچیں
 پھر عینام پر لہ لہیں ہی خود پسند ملک
 چنانچہ ہندوستان مسلمانوں کے — داخلی انتشار — کے
 لئے وہ منصوبہ — تقویتِ ایمان — کی ضرورت سمجھتا
 بنایا سوچ رہا تھا جس کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت شاہ منصور علیہ السلام نے فرمایا
 علیہ (مولوی) اسماعیل کے حقیقی تایاں (دھال) تھے نہ سراپا۔

”جس دھال سے اندر میں کے چنانچہ والے
 سے لوگوں میں برائی اور بگاڑ پھیلے اور فساد
 انبیاء و اولیاء کے ہر سو گراؤ کرنے والے ہوگا۔ یا
 ہدایت کرنے والا ہوگا۔ —؟ یہ ہے
 نزدیک رسالہ (تفسیرِ قرآن) کا احوال نامہ
 بہا لے کر لگا کر ہے اور اس کو کہتے ہیں کہ —
 ”فتنہ گر“ — فتنہ — ناری
 اور مٹوی ہے۔“

(محمود علیہ السلام) حقیقی (تفسیرِ قرآن) کے حقیقی
 چنانچہ اس ”فتنہ گر“ اور ”فتنہ گر“ اسماعیل و مولوی کو اپنی فساد

پایس کے جس سلطان پر انگریزوں نے اپنا جیٹھ بنایا اور پھر اس گسٹیا درویش
 سے محب کا کام لیا۔ "لاڈا اور حکومت کرنے" کا قلم لکھا
 اس سر پر سے ہر اڑ گیا۔ اس طرح مسلمانوں میں نہ "نم جوئے" کے واسطے
 انتشار و غلط فہمی لگ کر پھیل گیا۔

ان دنوں کے دوسرے مرحلے کا آغاز
لندن شمس کا دوسرا مرحلہ | جو انگریزوں نے اسی مہم میں ان کی کو
 بنایا۔ اور وہ اس طرح کہ اس خدا کے ذریعہ ہندوستان پر
 سارے انگریزوں کا ایک لشکر برپا کر دیا جو پنجاب کی سب سے بڑی
 طاقت "سکھوں" سے لڑنے کے لیے لایا۔ اور سب سے جنگ
 "پٹھانوں" سے لڑی۔ اور آخر وہ ان سے لڑتے لڑتے ہوتے خود بھی ختم
 ہو گئے۔ اس طرح ہر گز دھچکائی رنگ چمکا آئے۔
 لندن شمس پہلا ہو گئے۔ لکناؤ گز کا کچھ نہ بچا۔
 لیکن سب سے لڑا کا اڑ گئے۔ اس طرح ہندوستان کی قوموں کا ساتھ
 بالآخر جو ملے۔ اور انگریز ہندوستان میں بیٹھے ہیں کی ہاسری پہلے
 شاعرانہ گز کے اپنے مضامین کو انہوں نے کامیاب بنانے کے لیے لکھا
 پھر ان کا لکھا وہ اور جا کر اپنے ایک گز کے کہ ان کے ساتھ آگے بڑھا
 "انگریزوں کا" وقار اور ہمت تھا۔ پتہ تھا کہ
 برطانیہ

یہ صورت یہ تھی جو پہلے یہ ہے اپنی لٹاں مار کر انہوں نے خودات کے
 سبب ایسٹ انڈیا کمپنی کا ناک کا بال بچے ہوئے تھے۔ اب وہ
 نرا وہ دیکھ سچ پڑا ہے ہر ملک و قوم کے مفادات کا سودا کر کے انگریزوں کے

دعا اور ایجنٹ ہو گئے۔

شرعیہ کے ہونے کاوش ہو رہی ہے کہ
 رنگ بچ رہی ہے سر باز رہی
 حضرت بیک مشہور آفتاب نما کی کہ داستان امت فروش ہوئے
 لے آئے ان کا کہ دعا کر والی کہتے ہیں۔

وہابیوں کے پیرو مشد سدا جدرائے بریلوی

بڑے نیک طبیعت، بڑے پاک دامن
راخن آپ کو کہ ہمیں جانتے ہیں

سید احمد علی علیہ السلام میں "حائوکا" کے گلاب امیر خاں پٹوہ
 کا خرچ میں سوار کی حیثیت سے لازم ہوئے بیت جلد اپنی خدمات کے سلسلہ
 میں گلاب کے باڑی گارڈ کے حصے کے فرائض پورے کر گئے۔ اس سے ناگزیر
 اٹھائے ہوئے رفتہ رفتہ گلاب کا اصرار اس حد تک حاصل کر لیا کہ گلاب کے
 مشیر خاص مقرر ہوئے، انتخاب یہ کہ گلاب کوئی کام سید احمد کے مشورے کے
 بغیر نہیں کیا کرتا تھا۔

امیر خاں اس حد پر سوار اور جنگجو تھا کہ اس کے تالیفوں حملوں سے
 بچے کچھ توجہ دے اور دوسری بہت حد پر استوں پر ہیبت طاری تھی۔ دوسری
 طوں انگریزوں کا بھی ناگ ہو دم کر رہا تھا۔ اس صحبت سے نجات حاصل
 کرنے کے لئے انگریزوں نے اپنا دماغی عملی کام پختہ ہونے سے شش گاہ
 پھولایا۔ چنانچہ گلاب کے محد خاص سید احمد سے سارے بار کھانا امیر خاں کو
 ہوا جس کا ترکیب نکلا۔ اس میں انگریز کو زیادہ دقت پیش نہ آئی۔ سید احمد
 تو چند ہی تعداد کے لئے تھے۔ چنانچہ انگریزوں کا آلہ کار بنکر اپنے چٹا کے اعتبار
 سے آجائون شہر اٹھاتے ہوئے ایک خوش اسلوبی سے اس پھر شہر کو
 برطانوی جہاں پہنچا دیا۔ (تفصیلی حوالے کے لئے دیکھئے: بیانات جیدہ مستند)

سید احمد کی داستان غداری ان کے تاج

مرزا حیرت کی زبانی

مرزا حیرت علی خان صاحب مرزا

مرزا حیرت علی خان صاحب مرزا

مرزا حیرت علی خان صاحب مرزا

اس نے اپنی حاجت تیار کر رکھنے کے لئے صاحب ————— اگرچہ ۵۲
 کارینا پسند کیا اور اسے سلام کا کچھ پاس نہ کیا بلکہ اسے سلام کر کے بھیج
 کر رہنے ہی کے لئے اگرچہ ۵۲ کارینا پسند کیا کیونکہ وہ ایسا کاماؤرو
 اگر نہایت سے ملتا ہے اس سے فائدہ اٹھانے والے ہیں اگرچہ کی حاجت کے
 ساتھ ساتھ پیدا احمد نثار سے وہ ایسا کام پر چار ہی شروع کر دیا چنانچہ
 "اس مشورے اور لڑائی چند نصاب کا مل
 غرضی سدا شوق کے ساتھ یہ لڑنا کی سیر
 سوا پٹہ کی بجائے چند دن اور سادہ لڑنے کے چھا لئی
 (۱) عمر یہ عید لڑا یہ پٹہ کی کوئی کام ہو گیا
 (مہات چوبہ مٹا)

اس طرح تک وقت کا "قرض" ————— اور چند نہ رہا
 "۴" سورا ساتھ ساتھ چکا دیا ————— اور لڑا یہ سادہ لڑنے کا
 اگرچہ پہلے نہ لڑا اور لڑائی نہ رہی پانچ لڑا —————
 چنانچہ سید سے سنی چاہی کہ لڑائی دیکھنے کے بعد سید احمد
 نے کہا کہ چلا لڑائی کے چند چہارہ "کوئی کچل کر رکھ دیا اور اس طرح انہیں
 ہمیشہ کے لئے اگرچہ کی غلامی کے شگے میں آس دیا۔ ————— ملک و
 ملت کے ہی خواہ بلالیں، کیا آں دہ کے طرور ہا بعدوں کلہ کی کردار
 ہوتا ہے ؟ ————— ؟ ————— ؟

کیا ملک و ملت کی حکومت کا اس طرح دفاع کیا جاتا ہے ؟ —————
 کیا لڑائی غیرت و ہیبت کا اس طرح جنازہ نکالا جاتا ہے ؟
 اسے روح غلام رسول قہر جواب دے !

وہابی بے ایمان

اور

برٹش پلانے



لوگ جو خاک وطن بیچ کے کھاتے ہیں
اپنے ہی قتل کا کرتے ہیں تمنا شا کے

(۳) سرحدی پٹانوں کے نوہ سر از و قہاں جو کبھی کسی کے زیر نگین رہے
 وہ اس وقت کو رو بہ جدوجہد میں آئے کہ انہیں کبھی انگریزی اقتدار کے خلاف
 سر اٹھانے کا خیال نہ ہو سکا۔
 (۴) بفر ضلع مال اگر یہ سب کچھ نہ ہو سکے تو ان کے چند دستاں بھوک
 رہے۔ مسلمانوں کی نوعی طاقت کو سرحد میں مچھ ہو کر کٹ رہنے کا سدھو
 سوچ تو ہی رہتا ہے۔ ————— غرض کہ جہاں جاک ————— غرض کہ
 اس منصب کے کامیابی کے بعد چند دستاں آکر پڑے گا کوئی حریف نہ رہے
 باقی رہے گا۔ پھر کئی آزاد کار رگ۔ ————— الایہ کے گا۔
 انگریز کے لئے اس سے بڑھ کر جلا خوشی کا اور کیا بات ہو سکتی تھی کہ
 ————— سامنے چند دستاں کی فکری دوج بھل جائے اس طرح اس
 کا کہیں کوئی رد مقابل ہی نہ رہے۔ پھر کوئی ایسی آہٹ ہے انگریزی مغربیت
 چند دستاں کو سالم بھل جائے ہی کامیاب ہو سکتی تھی۔

آغاز سفر — برائے — سفر

اگرچہ اپنے ہی منصوبے کو عمل میں لانے کے لئے سب سے پہلے
اپنی ہی ضرورتوں کو ————— نہیں سمجھ سکتے اور انہیں دیکھتا
کوئی نہیں اگرچہ یہ آپس کے تحت عیب کا پتہ لگایا۔ —————

اس زمانے میں سفر کے لئے ————— سوخت اور تیل
موجود نہیں تھے۔ مگر اگرچہ لوگوں کا آغاز سفر سوت یا پانی سے شروع ہوا
تو دونوں ہی اس ————— سے آہستہ آہستہ گتے سے پہنچ جاتے تھے
"گتے" ————— پہنچے کیونکہ گتے سے تصدیق آتی ہے کہ یہ گتے
تھا۔ وہ اپنی اپنی ضرورتوں سے رات دن رات لگاتار تھکتے تھے۔

نوروزی ہفت روزہ ————— یہ تمام اس طرح ہاتھ کے بند
————— ہمارے ہاں ہو گئے۔ اس طرح اس کی ضرورت ہو گئی
مگر اگرچہ ہاتھ کے ہفت روزہ سے شروع ہوا۔

ہفت روزہ کی فراہمات اور تجدیدی فراہمات | تمام امور دیکھ کر کہہ
کیا مقاصد تھے یہ کہ ہمارے آؤں کے لئے یہ پانچ بیٹے تھے۔ تو
چند ————— اس سفر سے اگرچہ کامیابی دونوں
————— ہفت روزہ ہوں۔ کو ————— شروع ہوں
————— ہے۔ اس طرح کے کاموں کی ضرورت —————

وہاں تھا پہنچ کر انگریز کے چوہدری سے ان "ٹارپوں" کو اچھا نہانے
 ہونے کو کہہ دیا اور مذہب کا آئینہ کو حکومت حاصل کرنے کے لئے
 ان لوگوں کو سکھائے۔ "پھر وہ دیکھے" انگریز کی ممانعت سے
 "خلاف افواج" کے خلاف ممانعت ہی کا سبب ہو چکا ہے۔
 خدا کی اور بقاوت کا رہنما شیخ کو سزا دینا کے لئے انھیں چھوڑ دیا
 بہتر راستہ اچھا اور کہاں نہ گئے تھے۔ چنانچہ انگریز ہی منصوبہ کے مطابق
 جب وہ سارا ملک کو سنبھال چکے تو انگریز کے سارا ہندو سارا دھرم سے چھوڑ دی
 انگریز کی جیٹ باہلے ان دہاری سیراٹوں کے استقبالیہ کے لئے وہاں پہنچے
 تھے۔ چنانچہ ان کے گھر پہنچے خود ان کے اپنے ملک مرزا یوسف سے مل گئے۔
 "ہندی ملک آ کر ملنے تھے اور اپنی زبانیں
 لڑکوں کے ساتھ نہ کر سکتے تھے۔"

(زیرات طبعہ مطبعہ دارالکتاب)

انھوں نے ان کی تفصیل جانتے ہوئے ان خدایوں کے دل نیت سے

پاؤں پر آکر کھڑے ہوئے۔

"ابن عبد الوہاب کے ہاتھوں سے وہ بہت

کے ابو لہجہ احمد صاحب کو قیام کیا اور انھیں

عبد محمد بن عبد الوہاب کو کوئی نہ سمجھ سکے

کے بعد ہی کامیابی ہو گئی اور ان ملک کے

ملک پہنچ گئے ہیں۔ (ڈاکٹری ہنر اسلامی)

گرا بھری چرخ و سرخس کا استعمال کر کے ملکوں پر خاصہ دھند
 مچانے کے لئے لگائے گئے ان لوگوں کو یہاں سکھائے۔ ان لوگوں کے

عامۃ المسلمین سے بغاوت

حرم کعبہ میں الگ جماعت

ان چند مکرگروں نے نجدی تعلیمات پر غور و فکر کیا کہ حرم کعبہ میں
 اپنی جماعت تک کھڑے لگے اس طرح ان باخبروں نے حرم پاک سے جماعت کلمین
 سے حلف کر لیا اور اہمیت و مقام بہت سے منسوب کر لیا۔ اس وقت تک ہم
 پاک میں ایسے لوگ کچھ چاروں میں نظر نہ آتے تھے۔ مگر ان لوگوں کے مطالبات
 کچھ چاروں سے سکڑ رہے تھے کسی ایک کی تکلیف گوارہ نہ کی بلکہ حرم پاک میں
 اختتام و تظاہر پر پورے کے لئے اپنی لڑ بھائیوں کا مسجد الگ بنانا
 چاہتے تھے۔

”مشرعوں سے خط لیا کہ جب تک قلعہ
 میں نہ آؤ تاں مسجد کے کپڑے نہ لگوں گا۔“
 شیخ محمد حنفی نے اس کے بعد مدینہ میں اپنی
 جماعت میں لکھوائے۔“

(سیرۃ النبی ص ۱۲۲) (سیرۃ النبی ص ۱۲۲)
 بعد ازاں اس نے مشورہ کیا تھا کہ آپ اپنی جماعت علیحدہ کر کے روپا
 کر لیں۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس سے باز رہتا ہوں۔

ہندی مولویوں کی سوانحی اور سوانحی ————— "نثر یکہ آندری" ————— محمد
یکساں سہاسنی نظر آن محمد۔

• شیخ ہندی نے عرب محمد ————— "امیر سعید" ————— سے منکر مدافعی
کا قتل عام کیا۔ ————— ان کے مال و متاع کو مہاج کہہ کر لوٹ لیا۔
————— یہاں سید احمد بریلوی نے مولوی اسماعیل دہلوی دہلوی لشکر
کے کا نظارہ انجیل سے منکر ہندوستان میں دہلی خونی کارہ کیا ہے
جہاں نے ڈاکٹر کوٹ کہا ہے۔

ہر عقلندہ ہر ماسخہ یہاں ہوا کہ ہر ماسخہ انگریز اور صرف انگریز
نہد کردہ ماسخہ برص کرانے کے لئے نثر نگینوں کو دیکھ کر دے ————— "تہذیب
————— محمد علی علی گڑھ۔

ایک ————— "محمد بن محمد المصطفیٰ ہندی" !

دوسرا ————— "امیر سعید" !!

گوا ————— ایک امیر ————— دوسرا "مطہر" ————— !!

اسی طرح انگریزوں کو تو اچھٹ ہند میں ہی ستر آ گئے۔

ایک ————— "سید احمد دہلوی" ————— !

احمد دوسرا ————— "مولوی اسماعیل دہلوی" ————— !!

ایک ————— "شیر" ————— دوسرا ————— "سیر" ————— !!

یہاں بھی دو ————— دہاں بھی دو ————— !!

• • • • •

• ہر ماسخہ کی ماسخہ چہرے میری قبیح کے دلخیز

نظر سے گرنے پہنچے ہیں مہارت چہرے ماسخہ

عربوں نے شیخ بھٹی سے بیعت کر لی اور ان کے رسول کا
 در کا ٹولہ جو ہنگامہ برپا کیا تھا۔ دی کار ہمارے شیخ

بندی نے یہاں پہنچا دیا۔
 شیخ بھٹی نے ملک بھٹو سے مل کر شیخ بھٹی
 کے نورانی نیکار گمانے کو شیخ بھٹی سے
 تقویت اور ہمت دی۔ ملک بھٹو کے شیطانی ہتھیار ہاتھ آئے۔
 وہاں عرب بھی تھے۔ بھٹی شہر سے خون مسلم بہا رہا تھا
 بہا دیا گیا۔ یہاں ہندوستان میں ہی مسلمانوں کی گونہیں
 اٹھیں تھیں۔ بڑا ہوا گیا۔

اس طرح ملک بھٹو نے ہندوستان میں اقتدار و حکومت
 کے لیے ہوتے ہوئے ملک بھٹو سے مل کر نفاذ کیا۔ بالکل
 اسی طرح مولوی اسماعیل نے تقویت المیہ کے
 کے لیے ہوتے ہوئے ملک بھٹو کے لیے اقتدار و حکومت کا سہارا لیا۔

اس طرح ملک بھٹو نے ہندوستان میں مسلمانوں
 کو فتح کیا جنہوں نے اس کی چھٹیوں کو تسلیم نہیں کیا تھا۔
 بالکل اسی طرح مولوی اسماعیل نے بھی اپنے وہابیوں کے نفاذ کے
 مخالف مسلمانوں کا یہ دروغ نقش عام کیا۔

اس طرح ملک بھٹو نے ہندوستان میں مسلمانوں کا ذوال ہوا
 اور وہابی مسلمانوں کی سلطنت میں تسلیم ہوئی۔
 بالکل اسی طرح ہندوستان میں برٹش حکمران کے تحت مسلمانوں کی
 کا قتل ہوا اور سرحد میں انگریزوں کے زیرِ مسدود وہابی مسلمان۔

تاکم کرنے کی ہر ایک کوشش کی گئی۔

روپائی ٹیسٹ کیس کی ضرورت

انگریزوں کو سرحد میں روپائی ٹیسٹ تاکم کرنا ضروری ہو گئی تھی کیونکہ ہندوستان میں مارا دھاوا کرنے والے سرحدوں کو مارنے اور شہر چھوڑنے کی شوکت و قوت کو توڑنے کے بعد پنجاب کے

انگریزوں کے علاقوں میں سرحد کے علاقوں میں

پنجاب میں ہندوستان پر انگریزوں کے تسلط کی وجہ سے سکونت پتے ہوئے تھے ان کو زیرِ نام کے لئے تھانائے فرنگ کے

انگریزوں کو سرحد میں روپائی ٹیسٹ تاکم کرنے کا مقصد بتایا گیا۔

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

پر قبضہ کرنے کے لئے سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

صوبہ سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

انگریزوں کو سرحد میں ہندوستان کے تمام صوبوں

ہم اپنا انگریز کے فرسکاروان وہابی انگلوں کے خلاف سرحد کے
 علاقہ اچھٹ صف بستہ ہو گئے۔
 بھڑوں کا ایک ہر توند آسکوں کا ہاتھ
 اے دوست استولا سے ٹھوکر کا ہے

انگریزی گٹھ جوڑے انکار

ابھی مشکل سے بچے کا زمانہ
 سنا تو تھی آواز ہوں میں
 مولانا مسعودی تھا ہی عارفانہ سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 نہ میں وقت یہ حضرات جہاد کے لئے اٹھیں
 وقت کسی سے یہ دانستگی ہوتی نہ تھا کہ ہندوستان
 میں اصلاحات سکھوں کی نہیں انگریزوں کی ہے
 اس مسئلہ اختلاف کی راہ میں مسند سے اٹھنا سخت
 اگر یہ ممکن ہے تو انگریزوں کی ہو سکتی ہے ہر
 پر میں نہیں آتا کہ کس طرح ان بزرگوں کے لئے
 دوسری سے معاملہ کا پیروری اور جلاں لگایا ہے

(تجدید اسلام نیوزیٹ)

مسعودی صاحب کی یہ بھی یہ معاملہ نہ آیا ملکوں کے بزرگوں

انگریزوں کے درمیان تو یہ معاملہ پہلے ہی ہے

اعترافِ حقیقت

حقیقت خود کو منوالیتی ہے، مائی نہیں جاتی

• وہی ملک بھی کہ اگر سرکارِ انگریزی اس وقت

نہیں اب کے تھان ہون تو ہندوستان سے

سوداں کو کہ یہی سوداں ہیں —————

سرکارِ انگریزی اس وقت سے پہلے ہی کہ

ملکوں کا نظم ہو۔

• مولانا محمد جعفر قاسمی صاحب مدظلہ العالی

مولانا قاسمی نے تو حقیقت خودی کا شکار کر لی کہ

انگریز اس وقت ملکوں کا نظم کرتا ہے جس نے انگریز کے

نہیں ملے سوداں ملکوں سے جہاد کے لئے تمام اسلحہ اور آتشیں کارخانہ

طویل کیا کرتے رہے ہیں۔

• مشہور ہے کہ انگریزوں نے بعض سو فیصد ہرجا

کا اسلحہ بھی کیا۔

• مولانا محمد جعفر قاسمی صاحب مدظلہ العالی نے ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۵ء)

۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۶ء تک ہندوستان کے سرکارِ انگریزی کے ساتھ

جہاد کیا اور ملکوں سے جہاد کے لئے سرحد کے قواں کی مدد بھی

اور اس کے انگریزوں نے اس کی مدد کی مخالفت کی نیز دوسرے ملکوں

افراد ہی اعلیٰ ہوتی رہی ہیں نہ شیخ الحدیث مولانا محمد امجد علی صاحب رحمہ اللہ
اس کی تفصیل فرماتے ہیں۔

• جب سید احمد صاحب کا دار و مکوں بھونک
کرنے کا ہوا تو انگریزوں نے اسی کا کاسٹس
لیا اور جنگی ضرورتوں کو بہانہ کرتے ہی سید صاحب
کی زندگی —————

(انکسدادت جلد دوم صفحہ ۱۰)

• طوائف گل کو بھونک رہی تھیں کہ ہجرت

۲ شکلوں کی مدد اہست سے لیاوات تھی۔

انگریز اہل حق کا کاسٹس بھونک رہا تھا اور سید صاحب کو اس کا کٹھن
ہوا اسلئے ہم کہیں نہ پہنچا کہ اس طرح سید صاحب ہندوستان سے کھینچا
ہلکے مسافروں کے ریلوے کو چٹا کر پہاڑوں میں ڈھانچا کرتے لئے پہنچے تھے
ان حضرات کے ساتھ دل دیکھ کر ہجرت ہوتی ہے۔

• مگر ہے اسے آپ ۲ ریلوے کی طرح

اندر سے جب پہنچا ہے ہنر کا گاری۔

یہاں کہ سب کو معلوم ہے اس وقت ہندوستان میں دہلی کی حالت
خیر تھا انگریزوں کے لئے دوسری جہتی تھی۔ ————— ایک تو یہاں
کی (مادر شری رام) ہلکے سکھ قوم دوسرے سرحدی بھائیوں کے آئندہ تباہی
انگریزی سیاست نے دہلی میں سے ایک خیر میں دیکھا کہ
سید صاحب کو آئے بڑا کارروائی میں تھا کہ اس میں ہلکا رہا۔
اس طرح اگر ایک طاقت ختم ہو جائے تو انگریز کیسوں سے دوسری طاقت

ملت اسلامیہ سے غداری انگریز کی خدمت گذاری



کہا تم نے کہ جاثو ہے سرنگی کی وفاداری سے
تجلیا تم بچہ ہر اک جہد میں مذہب کو سہارا دے

وہاں ہونے پر جگہ اور جہاد میں انگریز کی اطاعت و فرمانبرداری
 کو اپنا فرض دینی جہاں اس کی حقیقت کے ثبوت میں دلائل اس قدر قوی
 ہیں کہ کسی کو جہاں کا شکار نہیں۔ جہاں پر وہاں کے معروف ملکہ نہیں خود اعتراف
 کرتے ہوئے لکھتے چلے جاتے ہیں۔

• وہاں وہاں ایک شخص نے سوال کیا کہ —

سرکار انگریزی کے خلاف جہاد کرنا درست ہے
 یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولوی اسٹیل ویلی
 نے فرمایا:۔

ابھی بے حد ہوا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح
 یہی جہاد کرنا درست نہیں، بلکہ اگر کوئی ایسا ہو جس کا
 ہونا مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے ملے اور
• اسی کو قتل کرے۔ برطانوی ہر آٹھ خانا نے دی۔

و قتل کی وجہ سے۔ مذاہب اسلام میں یہ صورت طبعاً مستحکم

ہی ہوں۔ اسی کو قتل کرنا برطانوی۔ ہر آٹھ خانا نے دی۔

جہاں پر۔ • یہ وہاں کے ہر جہاد میں ایک طرف

فرمان کو تسلیم کرنے کے ساتھ اس جہاد میں

اس جہاد میں ہر حکومت برطانوی کو ہر

جہاد کو اس کے ساتھ سے نہ کہ

و اس جہاد میں ہر حکومت برطانوی کو ہر

جہاد میں ہر حکومت برطانوی کو ہر

۵۴ تے ہی۔ آخر تک اس میں کوئی ہر ہے۔

صلیب کی بھینٹ

مار کرتے تھے جو چپ چاپ کے کیں گاہوں
آئے نزدیک تو بے دردت ہمارے نکلے

یہ خوشخبری مسکری نے ماحضر

پر کیا اور خدمت میں حاضر ہو گیا۔

دستاغ احمدی از مولوی محمد مہر خان مسکری صاحب

سمان اللہ! یہاں پادری احمد انگریز کی اسلام فساد کی

اکیا جب تاشا سکتا۔

کفر و کفر کا یہ کیا خوبصورت سلگم صحت۔

جہاں سرور سے لڑی جا کر رہا بدینہ کی تعلیم کے لئے چھکے۔

خندہ پیشانی سے ان کا انتقال کرے۔ نصرت کام و ملک کے لئے

اچیں ماحضر پیش کرے۔ آج تک دشمنان اسلام کی طرف

سے اس صبیحہ اخلاق کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔ مگر

تاریخ کی یہ شکل مشہور و پائی خدمت سید ابوالحسن ندوی نے دیکھ کر وہی چہرہ

انگریز سرکار کی ایسی بہت سی لفظ و حروف کی پہل پیش پاؤں کوڑے سے

لے کر بیان کیا ہے یہاں تہذیب مسلمان پادری۔ کئے انگریز کی کھانوں کا

اگر آپ بھی اٹھائے ہیں ہاں ہر قوم کی۔

دعوت سید احمد شہید رحمہ اللہ

ملک پر سوت لیجے کہ اصل یہ سرحدی مسلمانوں کے غریب ناصح کا

حق اور دیگر یہ دوسرا خانہ مسلمانوں کے غریب ملک اور نصرت ملک سے ہمارا

گناہ تھا۔ کہلاؤ حق کہہ دیں تہذیب کے یہ کہ بیٹ کا بیٹ بھرنے

کے لئے یہ عقل نہیں رکھ کر رہے۔ ہر حال آپ اپنے ذکر کی

شکریہ دہانی پادری نے سڑے لے کر یہ سب کچھ خوشیوں میں فرمایا

اور لاگت خالی۔ کھانے سے پہلے یہ ملک خالی تھا کہ آخر اس میں

حق!۔۔۔۔۔ اصل یہ تو نری۔۔۔۔۔ خلافت شیطان!۔۔۔

یہی حق جو۔۔۔۔۔ انگریز و مشن مسلمانوں۔۔۔۔۔

سے جہل کرنا سکھاتی ہے!۔۔۔۔۔ جو مسلمانوں کو فکرے فکرے کرنا

مختلف فرقوں میں بانٹتی ہے!۔۔۔۔۔ سرکارِ دہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی محبت و الفت کو لوہے سے مٹاتی ہے۔۔۔۔۔ احمد آدمی کو اپنے عزیز گو

کے حق میں دلیر و گستاخ بنانے لگے۔۔۔۔۔ لیکن انگریز سرکار کا فرمانہ جود۔

و جہاں نہ۔۔۔۔۔ ہوسے ہرگز کرنا سکھاتی ہے۔۔۔۔۔

پسند و راجد کی عیب احمد نواری!۔۔۔۔۔ برائش پالکس کی فعال مشنری۔۔۔

کا یہ کار نامہ تھا کہ وہ مشن کا۔۔۔۔۔ کی جانب سے۔۔۔۔۔ شہر ہائی وے میں۔۔۔۔۔ گورنر شپ براہ راست۔۔۔

جہاں تھا۔۔۔۔۔ گو آئو میں سپارو کی طرف سے بہادر خدای کا پورا

انتظام تھا۔۔۔۔۔ کن رتہ ہندوستان سے خوشی آئی

و کہہ صحت کی خشکیوں مادیوں نے بھری ہوئی

کہ ہے کہ۔۔۔۔۔ رہ رہی کہتا ہی کہہ رہا۔۔۔۔۔

شہر میں۔۔۔۔۔ ہر شے۔۔۔۔۔ پلاڈ۔۔۔۔۔ شہن

۔۔۔۔۔ جو۔۔۔۔۔ فیکٹری۔۔۔۔۔ یا فون۔۔۔۔۔ کہہ

۔۔۔۔۔ ہند سے۔۔۔۔۔ سر شاہ میں و غیرہ بھی

نہ کر کے بعض بند پارہ سہیلیوں کے پاس چند

دائے خود و معلولے۔

کھانے کے بعد جو پانی پینے کے واسطے دیا گیا

میں مخلوط تھے۔۔۔۔۔ بہت سے مخالف خواہشیں

کا کردار کے لئے لکھتے تھے ان میں سے ایک

ایک دانشور ہمارے دور میں تھے جو بڑی ہی

نباشتہ انداز میں کام کرتے تھے۔

دیکھا آپ نے؟ سے ہندوؤں نے بعض باشندوں پر ہندو
کے ہاتھ خود دھو لئے! کہیں! چاہے تو خود ان کی زندگی
سے ہاتھ دھوئے بیٹھتے تھے۔ ہندوؤں کے ہاتھ ہمارے کپڑوں پر دھوئے
..... وہ ہندوؤں کا کھلے آنکھوں دیکھ رہا تھا کہ

”وہی بکری ہے“ صاحب کی بیٹی ہے ہاتھ دھو رہا ہے۔
..... جس قدر جوئے کے انیس ہزار روپے اس طرح انگریز کی خوشنودی
حاصل کر کے ہندو ہمارے گھر سے انگریز کے
لڑکیوں سے اس لئے ہندوؤں نے

..... ہندوؤں کو پہنے پہنانے وہی گھر
..... کے لئے کے لئے کیونکہ وہی
لے انگریز کی غلامی کا حق طریقہ ہے جوئے تھے ہندوؤں نے دیکھ لیا
..... اور خوب بھڑکا تھا۔ !

سوچے سہاراؤں کی سبھی آج تک یہ بات نہ آ سکی۔
..... ہندوؤں کی گھر ہے اس نے جہاد سے پہلے ہی کرانے کے
..... اگر بعض الزام ہے تو ہر جگہ
ان کی گھر کو ہمارے سے ہندوؤں کا اپنا ہی تو کوئی قصہ ہو گا کہ
ہندوؤں کی گھر اور ہندوؤں کی گھر کے اور وہی نہ ہو
..... ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی غلامی کا

ہر حال اگر غلام رسول قبر زندہ ہوتے تو ان سے یہ سوال کیا
جاسکتا تھا کہ آخر جہاد و راہ کے کسی سے اسلام روکتا ہے۔۔۔۔۔
اور کون سی۔۔۔۔۔ مسئلہ جہاد کی خوشی میں اس فریضہ کا کپ
کے بزرگوں کے لئے انتظام کیا تھا۔ جہاد کو جہاد سے جہاد کیا نسبت
تاریخ کو مسخ کرنے والے تھے اس کا کیا جواب دی گئے ہر حال

جہاں را چہ بیانی
بخیل شکر کی راہ میں انگریزی سیاست کا یہ مسی
بدھو کی عقلمندی | انتظام دیکھ کر ہی۔۔۔۔۔ بہ حرام۔۔۔۔۔
پچھتہ بدھو کو بھی عقل آگئی۔۔۔۔۔ اور بدو اپنے عقل کے دار سے غلام
رسول قبر نے جہاد کی جہاد نہ لکھتا ہے۔

پہلا درجہ بہ حرام نام کا ایک مشہور مسلمان
وہ مسلمان صاحب کے خدمت میں آیا تو غلام بدھو کے
عدوہ انگورہ۔ اند۔ بہتہ۔ ہاتھ۔ کا مشپانہ اند
بھگت۔ تو کر پانہ سے ملنے لگا۔

جہاد کا

اسی بدھو مشہور مشہور غلام رسول میں
تاک اسٹیل کے لشکر پیچھے ہٹا م کا شیں اور لگا
جہاں جا تھا۔۔۔۔۔ آخر سرحدی پٹھانوں سے انہیں جہاد کا حکم دیا
انکے لوگوں سے ذریعہ مل گیا۔ کان کافر اچھے ہی تو ادا کرنا تھا۔۔۔۔۔
اسی نے یہ سب کیا شیں اور انگریزی پالیسی کی سوغاتیں تھیں۔۔۔۔۔ !

یہ وہ انگریزی پالیسی تھی
اس کا غلام بری رام | آج بھی انہیں درخدا۔۔۔۔۔

پیری مُریدی کا ڈھونگ



سُرحد ہیں ہڑبونگ



زباں پہ حرفِ غلوں اور دل میں زہرِ نفاق
یہ دہکتی ہے تو پھر اور دشمن کیا ہے

مشہور بات ہے کہ سرحد میں غوثی عقیدہ شنی مسلمان رہتے ہیں جو
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بنیاد عقیدہ وحدت رکھتے ہیں۔
 اس نسبت سے بات کرنا صحیح ہے اور یہاں غلط کام کی بجائے عقیدہ وحدت
 کہتے ہیں۔

اسکی امید میں جو بچا ہوا کو چومنا !
 بھوکے شاید میرے پیادوں کی تپا آگئی ہے
 پٹانوں کی شاید اس غوثی عقیدہ سے تاباں خفاہا ٹھانے ہوئے
 انگریزوں کی آغوشوں کے بڑی میاں سے کام لیا۔۔۔۔۔ اور پیری سوچا
 کابل چھوڑا۔۔۔۔۔ ہوتا چکے سید احمد نے بڑی کمکاری سے سرحد کو
 پیر و شہزادہ کا دھندہ چالا۔۔۔۔۔ مولوی انجیل
 اور دیگر صحابیوں کو اپنا "نمود" کھیلنے کا سونپ
 دیا۔۔۔۔۔ اس طرح انگریزوں پائیس کے تحت "تلاقی
 گرو گھنٹال" پیری سرحد کا کو پکڑنے کے جسے سرحد میں داخل ہو
 گئے۔۔۔۔۔ !

حالانکہ وہابی تو مسو کا کثات صلی اللہ علیہ وسلم تک کو اپنا پیادہ
 نہیں مانتے۔۔۔۔۔ بلکہ انھیں اپنا جیسا "بشر" مانتے
 ہیں۔۔۔۔۔ بہت سے بہت اپنا بڑا بھائی "گروا خٹہ" ہیں۔
 اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ "محمود علی شاہ" کی کرسی
 اہو گئے، اگرچہ نہ آئے تو دیکھنے خود انجیل و پیری کی کتاب "غوثی الہیہ"
 (۱۲)

اس کے بڑوں کا عقیدہ تھا کہ ۔۔۔

”ہمارے ہاتھ کا صاف ————— ہے بہتر ہے کہ اس
 سے کچھ بچے کو مار سکے ہیں۔ لیکن حضور کو مر گئے اب ان سے کوئی
 ایذا نہیں۔“

و انھیں حوالہ دے کر دیکھنے والوں کو سنتے جھٹکے ہاتھ تاقب
 وہ پیر و بیروں پر عقیدہ کا جہاں عام ہو رہا ہے پیر و عوام کے درمیان
 عقیدت اور عقیدہ سال کا بھلا کرے تائیں ہوگا۔ یہ تو سب
 انگریزی پائیس کا پکڑنا۔ جس نے سب کو چکر مہیا کیا تھا۔
 بہر حال یہ چاند خوب چلا۔

”چنانچہ اس مسئلے میں مارنے والا سزا دینا ہی ہے۔“

”مسئلہ“ میں تین حوالہ اور پانی دے کر چوتھ

سے علاقہ میں سنائی دے رہا ہے اور توڑ ڈھیر

یہ شہرہ ہوا۔۔۔۔۔ اس وقت اس ملک میں

ان کی عظمت، بہتوں کو غلامیہ اور ایک شخص

عصب سے کیا چاہا اور لڑائی عادت جمائی اس

سے کیا ہوئے ہیں اور۔۔۔۔۔ لکڑیوں کی دھڑ

اور کچھ لوگ دوسرے شہر سے روز آگے اس سے

مرد ہوئے اور کچھ نے کوئی جمالیہ چرچا

عادت کی اس سے نہ چاہی۔ مگر پائیس کی فکری ہمارے

فرق عادت تصور کر لیا۔۔۔۔۔ اور ایک

ہفتہ کے اندر پورا ملک جالی، عالمی فنی فنی

سب مرد ہو گئے۔ اس وقت انہی صاحب

۱۔ عظیم الشان خدمت سے بے گنجی میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے۔

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث في جامعة القاهرة

دلیلیں ہیں کہ اگر یہ سچ ہے تو یہاں تک کہ یہ سچ ہے

“آپ کا جواب سب سے زیادہ افسوسناک ہے۔”

(فولادی و شریعتی)

Edward L. Kelly

پروگرام نمبر ۱۰۸

انتخاب کیلئے کام ہو کر انی نو سو سو عورتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔

مضیٰ آمد کہ شرم علی طریقے پر طرح گوسفٹ کے کھانے کا بھی وہاں پہاڑ صاف

Leptocarpus

کے لیے غرضیہ جمعیوں، راولپنڈی، لاہور کے

سید محمد رفیع

— ۱۰۰ —

”سیدکے عقیدے معجزہ بن گئے اور ان کے پیروں پر ہاتھ رکھ کر

(۱) حضرت علیؓ سے کہیں

admission - 100

[illegible]

کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کیا۔

10/15/2016

پیش از آنکه هر یک از اینها را بنویسیم

مسئلہ اولیٰ : حقوق معززہ و مدبرانہ — جاننے کا فرض ہے۔

نے اسے تسلیم کرنا اور ذکر کیا۔ — اسلام اور کفر قرار دے دیا میں
 بندہ صاحب کو جو نہ ملے وہ کہلا کافر اور تباہی لائی۔ —
 ”اچھے تیور تو سبھا لو کہ کئی یہ نہ کہے
 دل بدستے ہیں تو چہرے ہی بدل جاتے ہیں“
 دھن میں طوطا دل کی سیاہی ملکہ چہرے پہ بھرائی — !
 چنا چھرا نہ شاکی، اعلانِ شکر آکر۔

”میرے ساتھی جنہوں نے اس منصب کا انکسار
 کیا ہے محنت دور و دوریت کے منصب پر نہیں گئے۔
 مخالفین جنہوں نے میرے اس منصب کا انکار کیا ہے
 وہ اکثر اور ذلت میں ڈال دے جاؤ گے۔ میرے مخالفین
 کا ساتھی بلاشبہ کفار و منافقین اور بیزیرہ خلق کے
 ٹوٹے ہوئے۔“ (مکاتیب سیدنا ابوالخیر حبیب الرحمن علیہ السلام)

ماہر واد (مصلح سیکولر) ہر وقت (۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰)
 جو شخصوں کو ہم نے عطا کی تھیں وہ پرکھیں
 ان کو نہ بدی ملی تو آپس پر برائی پڑے
 بھول سیدنا محمد بریلوی کا ہے جو یہ مصرعہ طوطا دیا تو ان کے وہاں بالکل کوکے
 کی نظر پر اچھوٹا پھیل دھڑکی نے گرد لگائی۔ —

”جو شخص اس جانب کی دست بردار ہو جسے قبول
 نہ کرے۔ — یا قبول کرنے کے بعد صحت نکال
 کہے وہ ایسا باطلی ہے کہ۔ — اس کا خون پینا
 حلال ہے۔ — اس کا شکر کافر و کفر کے نفعی

کی طرح یوں پیدا ہے۔۔۔۔۔ کیوں کہ امارت
خواتین کے حکم سے۔۔۔۔۔ ایسے لوگ کئے کی چھال
چلنے والے غور میں شرار ہیں۔۔۔۔۔ اعتراضات
کرنے والے کے اعتراضات کا جواب خود ہی کا دیتے
(مکتوبات سید اسحق علیہ السلام مکتوبات ۳۱)

روحانیان ہیں کی تو پہلے بھی کہ یہ تھیں
اب کے گرسہانی گئی تھی دے دار بھی

کلامی و اخلاقی:۔۔۔۔۔ اس ایک بیان سے جو نواز مرد دہلی کی نوٹنگ
تصور ہو کر سامنے آتی ہے:

ذرا ہی غلوں کی خلق، خوش اور کر فضلی تو بلا منظر اپنے۔۔۔۔۔ جو
مذہب کی امت کے مکرر کے لئے وہ دہلی شکر کے کا اسی طرح جمع کی ہا ہے
استعمال کئے گئے تھے کہ۔۔۔۔۔ ایسے لوگ کئے کی چال چلنے والے غور میں
اشلو شہ۔۔۔۔۔ ان کا حق کر نا انہوں کے نقل کی طرح میں بہار
ہے۔۔۔۔۔ معلوم نہیں کہ ان کے کہ۔۔۔۔۔ امارت متواتر ہے۔
سب کچھ ان کے لئے ہے۔۔۔۔۔ سوائے ایک حدیث کا بھی
نہ رہا۔۔۔۔۔ اس معروض کا علاج خود ہی کی ہر طور پر یہ سب کچھ
بالکل اسی طرح ہے تھا جس طرح اس سے پہلے ہی کے پیش رو ہیں مگر آج
نہد کے سوز میں غریب تھی تو انہوں کو اطلاع کیا تھا کہ۔۔۔۔۔

”افادہ کو کمالی الدین و جمیع ماہر تحت السبع
الطیاف مشور علی الاطلاق ومن قبل مشور کا قلم الجنتہ“
نور جہان۔۔۔۔۔ میں نہیں دیکھتی دعوت دینا ہوں اور جو غلوں ہفت

کے نیچے ہے وہ سب کا سب مشرک ہے اور جس نے مشرک کو قتل کیا جس
 کے لئے جنت ہے
 بس چھوڑ کر تمہارا

”اس عقوبت کا حصہ ہے وہی جہنم“

ابنت — اور یہ کہ کلمہ کا کتبہ ہے

”فقد عطفک فیما انک کتب“ — ”تو اللہ“ — ”کے مہر و نشان“

— ”جو عالم اسلام کے تصور عام میں لکھا ہوا ہے“

پاکل اس طرح اس میں دجلوی نے — یہاں —

”ام ہرجی“ — ”اسوڑی“ — ”تھوڑا کر ایک مدت کے مشرک“

کو ”واجب القتل“ قرار دے دیا — ”الکچھوڑی نہیں آگیا اس“

موج انہوں نے — ”واقعیوں“ — ”کے مسلک کو دیا“ — ”خارجیوں کا“

طریقہ کار پایا — ”کیونکہ“ — ”امت“ — ”کا مسئلہ تو“ —

”واقعیوں“ — ”کے“ — ”اور“ — ”گاہ کیرو“ — ”کے ترکیب کا“

نویں پہلا ”خارجیوں کا مسلک ہے“ — ”ابنت ہی دونوں قسموں سے بری“

آخری — ”چنانچہ ابی منت و جانت سے ملنے“ — ”امت“ — ”کا مسئلہ کھڑا کیا“

”اس کا گاہ کیرو کے ترکیب کو واجب القتل قرار دیا“ — ”بلکہ ابی منت کا دیا“

”تہ“ — ”اسلام میں کسی قسم کے دعویٰ کو چاہے وہ توکل تھا“ — ”جنت“

”باقی رہے“ — ”ابو اگر اس شرط کے ساتھ شرط کر دیا جلتے کہ وہ دعویٰ“

”کو تسلیم کرنے والا“ — ”مسلمان“ — ”تسلیم کرنے والا“

— ”کافر نہ ہوگا“ — ”تو دیا کہ خدا کا اسلام کے نزدیک“

”کافر ہو جاتا ہے۔ مگر“

پکڑ لیا اعلیٰ درجہ آسمان کا سرحد میں پہنچا۔ صحیح عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں
 پر اپنی قبیلوں کو آزمایا۔ . . . اور انہیں اس طرح فریضہ جہاد اور کھڑے کر
 نے انہوں نے صحیح عقیدہ اور صحیح لوگوں کا انتخاب کر لیا۔ بعد ازاں
 شاکستہ کے اس طرح واپسوں کو انگریزوں کے ہندوستانی اور ہندوؤں کے ہندو
 گندری کا علی تو کہے ہندو اور ان کا خدا۔

”نظر کے سامنے ہیں کاشی عالم کے رہائیں
 وہیں ملی گری ہے جس کا کشتاں پر بہار آتی“

وہابی مجاہدوں سے سرحدی ٹیپوں

— کی —

اعتقاد کے جنگ



تجھ سے میں کسی طرح اظہار عقیدت کرتا
لفظ سوچے تو معانی نے بغاوت کر دی

ہوئی حد کے علاوہ دستور لکھ دیا ہے
 سرحدی علاقے کو امیں دیا اور یہی کی مخالفت کا کوئی کردار نہیں
 بعد الغفور احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

”انور صاحب سو فیض کی بہت بڑی ہے
 اور جتنے حضرت خلیفہ احمدی علیہ السلام کی خدمت میں
 یہ دعا عرض کی تھی لیکن آپ نے اس کی تائید نہ کی
 کا اس نے لکھا کہ اگر وہ دعوت الہیہ سے ملے ہوئے ہوں گے
 بلکہ عام روایت کے مطابق یہی کی مخالفت نہ کریں
 اور چھانڈ لیں گے۔“ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

..... مشاہدات کاملہ و باخشانہ مشاہدہ

یہی انور صاحب نے وہ روایت کی مخالفت میں لکھ کر اور چھانڈ لیں
 انہوں نے کہا کہ وہ ابتدا میں سید صاحب سے وابستہ تھے لیکن
 یہ روایت ان کے اور محض روایت کا چھانڈ لیں انور صاحب و صرف ایک
 اس کے بعد ہندوستان کی غرض کہ آپ کی مخالفت کی وجہ سے سرحدی علاقہ
 ان کے دور عوامی طور پر روایت کے مقابل آگئے

یہ شروع ہو کر جو میں کے ساتھ بہت
 دیکھ لیا یہ غرض ہے کہ وہ روایت پر باور ہو
 چنانچہ ایک کے مسلمان خداوندی سے تیسرے صاحب کے چھانڈ لیا گیا
 اس کی گواہی بھی ”انور صاحب سے ملتی ہے۔“

”فرادی خدایہ طور پر حضرت مولانا انور صاحب کو

فدوس سرحد کے فاضل سے تھے۔“

(۲۳) کہہ کر وہ باہر نکلے اور انہیں گم ہونے کا وہی شک

ہو رہا تھا کہ وہیں ہی عورت کھڑی ہے۔

”نہیں یہاں تک کہ وہ صحنہ خاں کی بیوی ہو۔“

یہ گفتوں کے ساتھ عقیدت تھی۔

(۲۴) (سید احمد شہید - نظام الدولہ برصغیر)

پتا نہ تھا کہ وہی ہے وہی یا نہ ہے، عورت کی دس دس سوکریں

ابھی جان سنا کہ وہی ہے کہ نہ ہے، قربان کر دی۔

نفس ہے وہی ہے، بھڑک بھڑک ہے، تڑپا لگی ہے

اسی ناموں سے، انداز نہ پڑا، انداز تھا

وہی ہے، پتا نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

کی بہن، وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں، عورت کی دس دس سوکریں

اختیار نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

”بھڑک بھڑک، تڑپا لگی، تڑپا لگی“

کا۔ عقیدہ ہوا۔ عقیدہ ہوا۔

نفس ہے وہی ہے، بھڑک بھڑک ہے، تڑپا لگی ہے

وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

(۲۵) (سید احمد شہید - نظام الدولہ برصغیر)

پتا نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

اختیار نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

اختیار نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

اختیار نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

اختیار نہ تھا کہ وہی ہے، عورت کی دس دس سوکریں

مسلم کش جہاد میں ہندوؤں کی معاونت

مفسرین اور مصلحین نے علم کے ہمارے حیران کن گہر سے ٹیڑھا ہوا تھا۔

يَقْتَتِلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ هَيْدَعُونَ أَهْلَ الْأَرْثَانِ

روسیوں کو قتل کر دینے اور دشمنوں کو پھانسی دینے

مصحف کا اسی املا بیت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

جسٹس جگ محمد دستگیر علی دکنیہ کا جوپ میں لگاؤ ترقیوں کے لیے تھا وہ

۱۔ بہتر پیشوں کو نظر انداز کر کے "ابن اسلام" کو اپنی

۱۔ گزشتہ دو بیویوں نے اس سے گھبراہٹ جو تہ کے درمیان

قیدم رکھا۔۔۔۔۔ یمن صوفیوں کو سزا دینے کے لئے۔۔۔۔۔ کافروں

مشاوران اور پروفیسر پتھریلی سے مل کر

۱۰۰۰ یورو کی رقم تیار کی گئی ہے۔

[illegible]

پیر محمد علی صاحب

المجلس الأعلى للمعاشرة

آغا ————— انصاف پورہ عکس و نوری

کہ (مستقل) چندی (توڑنا) جو کے اور (کھنڈ)۔

المجلس الأعلى للمعاشرة

بہارِ ہندوستان کی تاریخ

مجلسه ششم - ۱۳۸۵

ہندو مت مخالف تھے وہ کافر قرار دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے خلاف مجاہد کرنے کا حکم دیا گیا۔

تیسرا خانہ کے اٹھارہ سو سالہ راجہ رام نے مجاہدوں سے کسی کے خلاف کوئی اعتراض کیا۔ یہ وہ شاہ و اسٹیل دیوئی صاحب دیوانہوں کی کوٹہ تھے۔ یہ سیراٹل۔ اور رام رام کوٹہ صاحب دیوانہوں کی سیوانی تھوڑے کرتے تھے۔

۱۔ آسمان ٹوٹ چلا۔ ۲۔ زمین ہل چلا۔ ۳۔ اس کی ساری مجاہد کے نام پر مسلمانوں کا اور اس کی تمام قومیں نہ جڑا تھا۔ تاریخ آج تک ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اس غارت کا کوئی جواب نہیں۔ ۴۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر سکھوں سے مجاہد کرنا مقصود تھا تو پنجاب کا رٹہ کہا جوتا۔ ۵۔ جلا سرحد میں ہو رہا ہے کیوں نہ آئے؟

صرف اور صرف خود مسلم بھائیوں کے خونی ناحق سے اپنی ٹکڑیوں کی پراس بھانے کے لئے۔ ۶۔ اور وہ بھی ہندو سپاہیوں اور بہاولی پشت پانی کے ساتھ۔ ۷۔ اکیلاں! ۸۔ اس انتظام اور نیازی کے ساتھ کہ ان مسلم کش سرداروں کا بدینہ ملک۔ ۹۔ سربل نہ۔ ۱۰۔ اس انتظام ہی ہندو خا گیری کے ہی جیسے ہیں۔ ۱۱۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے مبارک نام تھے جنہیں ظاہر کر کے ہندو بھائیوں کی حدودوں میں حاصل کی گئی تھیں۔

میں تو بہت سنا مگر اب سوجھا کے ہاتھوں
پہیلی جہان ہے ترے صحن کی خوشبو ہر سو

شیعوں سے پیار

ہندوؤں سے تو ان دہائی عہد بدیدہ کی مثل ہیگت کا حوالا تو بڑھ لیا

اب تو آپ ان کی _____ شیعوں _____ کے ساتھ حقیقت

ہندی کی داستان بھی سمجھ لیجئے :-

”شیعوں سے کچھ پر غاش تو حق ہی نہیں کہ خواہنا

انہیں ستاتے اور انہیں بھڑکانے _____

ہندوؤں کی نسبت اکثر آپ سے وہ عظیم شیعوں اور شیعہ

مذہب کا ادب سے انکار کرتے تھے۔

بس بدستور حق تو حقیقی الذہب اہلسنت سے حق و سچ _____

شعبہ _____ کو ”شیعوں“ کا ادب ملحوظ خاطر تھا اور ”ہندوؤں“ سے

تو رابطہ خاص تھا _____ اور انگریزوں کو تو پتہ ہی ان کے سنی و مہربان آقا۔ ا

۔ ساری دنیا کے جیادہ میرے سوا

میں نے دنیا چھوڑ دی جی کے لئے ۔

جہان پر سب سے بڑا گناہ ان کے ہندوؤں سے اور شیعوں سے

غرض کہ سب سے اعلیٰ ولہیت اور دوستی کے لئے غلط تھے یہی حق تو

صرف اور صرف سنی مسلمانوں سے پر غاش حق۔

ہم اپنے جہادی حیرت کی استیلا نہیں رہیں جب وہ مسجد پہنچ کر ان کے
 ہتھام تلوار بنام سے ہاسیر لگال کر لہراتے ہیں اور — سنی مسلمانوں
 کے خلاف اپنے پہلے جہاد کا اعلان فرماتے ہیں۔

مسلمانوں کی خلاف و بلی جہاد

جہول جتنے کی خوشی میں مسکراتی تھی کھی
 کیا خبر تھی یہ فقیر موت کا بوقام ہے
 نقیب اعظم دلیو بند ارشاد فرماتے ہیں:۔

۔ سید صاحب نے پہلا جہاد — مسی
 بدلتی — حاکم پاکستان بنے کیا تھا۔

(تذکرۃ الرشیدی ج ۲۱ ص: ۳۷۰)

اعلیٰ تو سر سید احمد خاں کے بیان سے پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے
 کہ — حاکم پاکستان — سنی الذہب متغی مسلمانوں کا نشانہ
 تھا، پھر یہی نہیں تاکہ — نقیب اعظم دلیو بند — نے
 اسی — جہاد — کا اعلان کیے کر دیا، — جہاد —
 تو غیر مسلموں سے ہوتا ہے ہر حال سے

۔ جو ہا ہے آپ کا صی کر شہ ساز کرے۔
 مسلمانوں کے خلاف لفظ جہاد کا استعمال اگر — نقیب اعظم
 دلیو بند — کے قلم سے نہ ہو گا تو پھر کس — بند و یا انگریز —

کے قلم سے بہاؤ ————— اور چہاڑی کیا؟ ————— مسلم کش
 کا وہاب بیدار؟ ————— !!! جس کی سہاک تفسیرات بیان کرتے کرتے
 کبھی نہیں ٹھکنے ————— بلکہ آپ ہی تھے۔

• سورہ طہیید کے نور آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل
 کا طرف ہر کوئی کر کے شروحات کے —————
 ایک حافظہ چند جو سورہ طہیید پڑھتے
 خاکسار انسانی پر غور ہوا اس نے اس چہرے سے
 غلہ انسانی کی کہ وہ انہوں کے پانی اکٹرا کر —————
 • اور سورہ تغویہ اس پر ٹوٹ پڑے تھے
 دلائل (مطالعہ) مد سے لگے ایک قصہ طبع سے
 غیبی ————— اور سورہ کوہ سہارا کی
 پہاڑ کے تھوڑے چار سو سے زیادہ قصہ طبع تھے

(مہانت طبع سے ۱۳۳۳)

غیر عرب کا جو شاعر مدح و تحقیر کا ہندوئی سے مسلمانوں کو تنقید
 کرے ————— اس طرح نہ ملے گا کہ ان پر مدح کا —————
 کہتا ہے کہ ان چار سو سے زیادہ مسلمانوں کا خون اپنی کسی گزیر پر
 آیا ————— ۹۹۹

پورے انگریزوں کے دل کی ذرا سی بھی غریب اعلیٰ سوجھ بوجھ تو وہ
 مسلمانوں کے خلاف مسودہ صاحب کا ہتھیار مدح و تحقیر کے ہے۔
 • غور و قہر کچھ اگر ایک اور بھی ملے —————
 غور و شہسہ ہونگی ————— پیچھے گزری ہوئی ہے
 (سید احمد طہیید از نظام الدولہ برصغیر)

جواب صرف نہ دیا۔ انصر میر تو
خلیفہ نے نسبت ہتھکھڑی کر کے دیکر مع
سوالی لکھا اسفیل لشکر بندہاں میر سولی سر ہندو
و بعد خاند عزم جنگ پائندہ خاند عزم ہندو

(تاریخ شاہی ص ۱۱۵)

اس طرح سکھوں سے عہدہ کرنے کے بجائے دوپائی عہدہ بنا، سنی
مسلمانوں کے خلاف شوق عہدہ فرمائے گئے۔ اگر اس عہدہ پر
یعنی شوق فساد کے خلاف کوئی سر اٹھاتا تو اس کا سر کٹ دیا جاتا، جہاں اگر
کسی پٹھان سردار نے سنی پٹھانوں پر اس ظلم و تشدد کے خلاف ڈراما
استہاج کیا تو غور و دوپائی عہدہ اس پر ٹوٹ پڑے اور اس پٹھان سردار
کے بعد کے قیدی کو گاہر سولی کی طرف لٹ کر رکھ دیا۔

جی شریک عالم ہے تو ہر اک اس اندھ بھڑچے

زمین میں کیسے کیسے ہاند بندہ جوتے ہندو

جہاں بڑی ہندوئی سے پانی کی طرف خون مسلم بہا یا گیا؟

مسلمانوں کی اٹھک کو تو لگ گیا! ——— مسلم خواتین کی عزت و ناموس کو خواہ

نیلام کیا اور مسلم یہ کہ یہ سب کہ نفاذ اسلام کے نام پر جڑا ——— ۱۱۸

سید صاحب جو بزم خود و پاہیوں کے ——— یہاں لکھنوی ہے

بیچے تھے۔ ——— مسلمانوں سے جنگ کو ——— یہاں لکھنوی ہے

قرارد پتے تھے اور اس میں شامل شدہ مال کو ———

مالی شخصیت اگر مانتے تھے کہ وہ سرحدی مسلمانوں کو شوق کانوڑا

جانتے تھے ورنہ ——— مال شخصیت ——— کی اصطلاح استعمال نہ کرتے

سکھوں سے زیادہ خطرناک ہستی خشتی مسلمان

موجودہ تک پہنچا تو جنت کی بات تھی

سائنس کے آگے اس کی طرف توجہ دینا چاہیے

اس خطے میں سب سے خطرناک ہستی کیا ہے؟ مسلمانوں کو دیکھ کر پہچان لیں

_____ ہر ملکوں سے لایا جانے والا اس ملکوں سے زیادہ خطرناک

دشمن _____ سب سے خطرناک _____ ہونے والا _____

نکاح ہونے والا _____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

_____ ہونے والا _____ ہونے والا _____

لیجیئمہ انرم کی تصدیق سلاسل فرماریے ۔

• ایک موقع پر منگورہ ہیامت کے ایک تاجی

سولہ جہاں کے اس پر مشورہ —

اہل رسوم، خداوند رسول کے خلاف ہاپ دادا

گدہیت ہر پلے ہی وہ علقہ — کانر

ہی — اس درندہ

ہر اکس نے کبریا — سیدہ اصغر

علا ہی رسوم کو کانر نہیں کیا گیا

نور کا جواب گھوسوں سے دیا گیا تھا ہی وشت

نے اس وقت تک معز ہی کو نہ چھوڑا جب تک

اس نے دوبارہ کانر دیا —

بالفائدہ گیر اسے ملا ہی نہ بنا گیا ۔

(سورج کو فرست)

• اور دنیا سے جلائی کا صلہ کیا ملا

آئینہ ہی نے دکھا با تھا کہ بھڑکتے ۔

زبردستی نکاح بیوگیاں

اس طرح دیتے ہیں داد میں جس کی
توڑ کر رکھتے ہیں گھداٹوں میں لوگ

کتاب المیزان فی تفسیر القرآن

شہوت و ہر بہت سے پہلے قرار کیا ہر ایک مخصوص دو چیزوں میں سے ہر ایک
جو تشہد کا خوف کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اس میں سے کسی ایک کو
ڈالتے دھمکتے اور اپنے نفس کی آگ بجھانے کے لئے ہر دو چیزوں میں سے
ایک کو چن لیا کر سجدہ سے جانتے اور وہاں جا کر خود ہی یکطرفہ طور پر
اسلامی فراموشی کے۔ مابعدیت سے اس کی کسی دو چیزوں کو اپنی ملکیت

میں قبول کرنا ہے۔ ہر الفاظ کی مراد یہ ہے کہ کسی کو تشہد کا خوف کرنا یا المیزان
کا خوف پیدا کرنا ہے۔ اس فعل کی یہ چیز وہ نفسیت ہے جس نے
ہوئے ہیں کہ اپنے عمل سے خود غرضانہ صورت اختیار کسی صورت کے لئے ہے
ہاں یہ ہے۔

۱۔ ایک نوعیت کا خوف نہیں ہے بلکہ یہ تشہد کا خوف ہے

۲۔ یہ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۳۔ یہ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۴۔ یہ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۵۔ یہ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۱۔ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۲۔ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۳۔ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۴۔ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

۵۔ تشہد کا خوف ہے جس سے تشہد

شریعت کی ہر وہ دہری اور مسلم مستورات کی اس بے ہوشی پر مولا
عبداللہ سندھی چپ منہ رہ سکے اور یہ دیکھنے پر مجبور ہوئے کہ :-

۱۔ غزالہ یہ بھوتی کہ امیر شہید کے دعوے کو خواہش

کی اشاعت کرنے والے ہندوستان اپنی عاکی نہ

قوت نہ کما کرتے جو ہندیوں کیوں سے نکال دے گئے

دشاہ ولی شاہ راجی سہاسی فریک مشام

غرض کہ بد مذہب و بے ہوشی کی ہوس کاری کے کس قدر تاریخی حوالے دیئے

ہائیں چھوٹی ایمان و آگہی سے محروم و باقی نواز عقیدہ میں نہ اس حقیقت کو سنا

ایماندہ مائیں گے بہر حال ایمان بدینہ کی اس بہ ہوشی کی داد دینے کہ

یہ ایمان بدینہ اسلام، عالم سکھوں سے زندہ آسمانی کرنے گئے تھے لیکن غریب

مسلمانوں کی کمزور طرحوں پر نہ آسمانی فرماتے گئے مگر دہری ایمان بدینہ مسلمان

غرض کہ زبردستی شادیاں دھانے کے جہاد میں جو مصروف ہوئے

انہما بدینہ کو نہ تقویت الایمان کی پہلی یاد دہری بدینہ سکھوں کے خلاف جہاد

انہما بدینہ یاد دہری بقول شاد نصیر :-

کلام اللہ کی صورت ہوا دل ان کا سہارا

نہ یاد آئی حدیث ان کو نہ کوئی نص قرآنی

اپنی عورتوں کے سلسلے میں سید صاحب کی مصلحت کو شی

سید صاحب یوں تو لکھتے ہیں کہ ان کا بڑے زور و شور سے یہ چاہا
کہا کرتے تھے کہ اس کے لفظوں کے لئے جہاد کرنے سے ہی نہ چھوٹنے تھے
مگر اپنی عورتوں کے بارے میں بڑے مصلحت کو شی واقع ہونے تھے۔
یہ وہاں ————— خدا دیکھئے تو سب سے پہلے یہ سوچ کر رہا جو اس کے عالم میں اپنی
خود کی عورتوں کو کہا وصیت فرما رہے ہیں کہ —

وہاں اس جہاد میں میں پہلے عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں
میں عورتوں کے لئے کہ میں عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں
مگر عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں

آپس میں شہید مصلحت کو شی کے اصول ہیں
دیکھا کہ آپ نے ————— آخر وقت سید صاحب نے کہا اعلیٰ
و احمایا شریعت و دین پر یہ وصیت لکھ کر فرمائی کہ تم میرے بعض عورتوں کو
نورجہاں جو ————— میرے بعد ————— لکھا ہے کہ —————
و اگر تم اس عورتوں کو جہاد سے روکتا ہو تو میں بھی وہاں خوش خوش رہنا۔
میں یہ لکھتا ہوں کہ عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں۔
شرک بدعت ہے ————— لکھا کہ عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں۔
تو صرف سرحدی و شہزادوں کے لکھتے ہیں کہ —————
لکھا کہ عورتوں کو جہاد سے روکتا ہوں

مسلمانوں سے آخری جہاد

کیسے کر سکتی ہے اس ظلم کو تادمِ صفا!
میرا گھر بونٹنے والے مرے ہمارے تھے!

سبک دہا یہ کہہ دے دنیا کے تمام مسکن مسکن
بدعتی، مشرک، کافر و کافران گردن زدق ہیں ان کے سبک میں جو شخص ان
کی نافرمانی کرے اس کو تسلیم نہ کرے وہاں کے نزدیک اس کا حق واجب اور
کار ثواب ہے۔

پہلے سب سے انگریز مسیحی صاحب نے حلاوت ————— پہنچا دی
کے انہیں فتح خاں صاحب پر مہیا وہ شخص جس میں انگریز ہمدردی سے وہابی
تھا بدعتی سے سنی مسلمانوں کا دشمن عام کیا لیکن انہیں جو بدعتی نے پہنچا
جو حلاوت ہے کسی کو خود بھی ملے گا اسے ضرور۔

شیخ بھی ملے گا ہے مردانہ مل جائے گے بعد
لہذا سب پٹھانوں پر وہابی لہا بدعتی کے مسلمانوں کی انتہا جو گئی اور انہیں
یقین ہو گیا کہ ان کو ہم نے ————— لہا بدعتی اسلام ————— لہا کر رہا ہے
مسعودی، وہابی، جہانگیر، احمد عزت و آبرو کے لاگو ہو گئے انتہا
ہو کر جہاد سے وہابیوں میں تلک کو فحاشت کر دیتے ہیں جو سنیوں میں تو سنیوں
پٹھانوں نے مسلمانوں کو زور و دھم سے جہاد حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا
انہی کو دشمنی کا آگے کا سامنا ہو گیا عید الفتح سن ۱۲۸۱ کی زبان سے بیٹے۔

• پہلے ایک مسلمان نے اسے شہید کے نام سنو
کہ وہی صاحب تھا کہ یہ لے لے لے لے لے لے لے
خاتم ہو گیا۔

وہ شہید مسلمان ہے کہ کا خلیفہ، حکم دہی انہیں
کہہ دیں جسے قتل کر دیں تو یہی مسلمان نہ ہوئے
دشمنوں کی اس کی سہاٹی قریب مسلمان۔

ہر حال اب کیا ہو سکتا تھا بزمِ حب و وفا بانی کا آخر کار ہے
 اجماع ہوتا ہے۔ اصولی نظریات اہل حلالہ و دوسرے کے لئے یکساں ہیں
 ہمارے کچے ٹکڑے ہیں کہ انسان دوسروں کے لئے جہل ہوئے اور فوٹو گراف
 گندم از گندم مراد ہو جو
 از ملاقات علی حلالی شد
 اس صحت حال نے سہارا کو سخت مایوسی کیا اس کا سہارا
 مایوسیوں نے اپنے ساتھیوں سے کیا۔

• عذاب اس سرزمین کو چھوڑنا ہے یہاں ہیں۔
 یہ جہنم کا کپڑا ہے یہاں کا۔
 انہوں کو نصرت دینا ہے یہاں اب کچھ نصرت ہے۔
 مگر ہر دفعہ ہر دفعہ کے لئے عذاب کے ساتھ
 دوسری جگہ پر آئے۔ آگے بڑھو
 ہر گز ہر گز نہ کیا ہر گز نہ کیا۔
 مگر سب احمد کے خلاف جو کہ ملوث ہیں کہ سب کا
 غرض ہے ان کے خلاف میں ہمیں ہر گز نہ
 معافی ہے کہ سب کے لئے ان کے لئے ہر گز نہ
 جو کہ ہر گز نہ کہ ایک مصری مصری
 اسٹیشن پر ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ
 (مصری ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ)
 ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ
 ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ ہر گز نہ کہ

جو قومیں رہتی ہیں وہ۔۔۔۔۔ سنن الذہب متفقہ

۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔ لیکن چونکہ یہ قوم

۔۔۔۔۔ سنن الذہب متفقہ ہیں

۔۔۔۔۔ نہایت سخت ہے

اس سبب سے اس قوم نے اخیر میں

۔۔۔۔۔ وہابیوں سے ۔۔۔۔۔ دغا

کر کے سکھوں سے اتفاق کر لیا

مولا سخی صاحب شہادہ صاحب کو مشید

کر دیا۔۔۔۔۔

سرسید نے صحیح لکھا۔۔۔۔۔ سرحدی مسلمانوں کو

سنن الذہب متفقہ ہیں اور اپنے عقائد میں امتیاز جو رکھتے ہیں۔

لیکن انہوں نے سکھوں سے اتفاق کر لیا تھا اور وہابیوں سے دغا

لیکن ۔۔۔۔۔ منقبت و نصیحت سے دغا کرنے

۔۔۔۔۔ وہابیوں کو جاننے کے لئے سرحدی مسلمان

تقدم اٹھانے پر آمادہ ہوئے لیکن وہ اپنے آپ کو ایسا کرنے پر خودی نہیں

کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کے سامنے دو طائفے تھے۔۔۔

ایک تو ۔۔۔۔۔ ملاحان ۔۔۔۔۔ تھی

اور دوسری ۔۔۔۔۔ ملاحان ۔۔۔۔۔ تھی

سرسید کے ۔۔۔۔۔ سنن الذہب متفقہ مسلمانوں

نے ۔۔۔۔۔ ملاحان سکھوں سے ۔۔۔۔۔ ملاحان

وہابیوں سے ۔۔۔۔۔ کو ختم کرنے کے لئے اتحاد کر لیا تھا۔

اسٹینلی جہاد کا خلاصہ مکالمات و سوال

اب جس کے جی ملے آئے دیکھا دے اسے مدد ملے
 ہم نے تو دل ہلا کے سر عام رکھ دیا
 اب تک ہر کچھ بیان کیا گیا اس کا خلاصہ ہے کہ:-

اسٹینلی لشکر نے سب سے پہلے مہادھما آزادی
 کے مقام پر سردار پار محمد خان، برقی ہائی۔

اسٹینلی کو سردار سلطان محمد خان پر مہادھما
 اور پشاور اسٹیشن پر قبضہ ہوا۔ اس

ہمیں وہ سردار سلطان شہید ہوئے اس کا ایک بیزار مہرج! (تواریخ لکھنؤ ص ۱۲۷)

لشکروں کے سب سے بڑے دشمن سردار خان
 خان شامی کو شکست دے کر سلطان محمد خان کی موت ہو کر ملک
 پر قبضہ کر لیا۔

اسٹینلی کے مقام پر آٹھ بیڑے لکھنؤ سلطان
 کو شکست دے دیں یہ لکھنؤ کی شکست کا خاتمہ ہے بلکہ لکھنؤ

(خلاصہ رسول میرزا خانہ دار العلوم لاہور ص ۱۲۷)

سب سے آخری دشمن فتح علی خان صاحب سے
 مہادھما کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے علاوہ وہابی مجاہدوں نے مسلم آبادیوں

پر کئی شاندار شب خون مارے اور سوتے ہوئے مسلمانوں کو مار دیا
ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کا سارا مال و ستا خاں لوٹ لیا
یہ تھا اسٹیلی مجاہد کاشاندار کا نام !

فرنگی اسٹیلی لشکر نے شب خون مارا۔ اکوڑہ۔ محمدیہ۔
۱۸۵۷ء کو مارا تھا اور آخری مسٹر۔ باگا کوٹ۔ محمدیہ۔
اسٹیلی کو مارا۔ جس میں بہت سے۔ شہید ہوئے وہ شہید
وہابی۔ وہابیہ کے ساتھ سرخشاہی مسلک و ملت سید احمد علی
اور اسٹیلی دہلوی کا بھی کام تمام ہو گیا۔

اس سارا سہ ہمارے ہمارے مسلمانوں پر ہندوہ جنگیں لڑی گئیں مگر آپ
کو بہت شہید ہو گا ان جنگوں کے خلاف تو ہمارا ہندوہ صرف ایک
یہ لڑائی ہوتی۔ ہندی شہنشاہ کے لئے لڑتے۔
لیکن اس کے علاوہ ہندی کی مادی جنگیں مسلمانوں اور صرف مسلمانوں
کے خلاف لڑی گئیں۔ جس میں ہندی شہنشاہ کی سے خون مسلم بہا دیا گیا
اور کسی مسلمان ہندوہ کو نہ مارا گیا ان کی مسلک کو لوٹا گیا۔ ان کے
مقصود ہوں کہ غلام بن کر گیا اور ان کی عورتوں کو تعزیر کر دیا گیا۔
ہر ایک تاریخی حقیقت سے جیسے جھٹکنا نہیں چاہتا۔

ہندوؤں کو مارا گیا تمام ہندوہ جیسے مقتول شہید ہیں

یہ ہندوہ مسلمانوں کے لئے یہ ہندی مسلمانوں کے لئے

ہندوہ بہت ہو گا اسٹیلی جیسے حقیقت سکھوں کے خلاف بہت جلد لکھو
کہ ہندوہ اس مجاہد کی طرح مسلمانوں کا نہ توٹا ہوا ہوتا تھا اس طرح

قدرت کی سید صاحب کے وعدہ

نصائح؟

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
یہ نہ سمجھا تھا تبسم موت کا ہنسنا ہے

و دودھ و خج بختاب کہ آپ کو الہیہ اوصاف متا کہ آپ اس
 کو سرسود نہ نہر جہاندار کہ کر دہا فرماتے کہ اس
 کا دودھ

شوطانی اور مشاطہ انسانی کہ
 درامد غنی خیرہ ملک بختاب غرض میرے ہاتھ پر
خج ہو گا اس سے پہلے کہ حکومت نہ ہو گی

(خوشخامی)

لو آپ اپنے دم میں صیاد آگیا +
 دیکھا آپ نے! بختاب خج بھی نہیں ہوا
 اور اس شکست خوردہ حکومت میں آگئی

اب اگر سید صاحب کے قول کے مطابق ان کے خدائی اہام کو سمجھاوی
 لیا جائے تو کسی کے دل میں یہ دوسرے پیدا ہو سکتا ہے کہ
 خداوند الحق تعالیٰ نے یہاں دودھ نہ فرمایا تھا جتنا خیرہ خیال تو اللہ ربک نے
 ہو سکتا ہے وہ لا یشکیم کرتا ہوتا ہے لہذا سید صاحب کا اہام
 دوسرے شوطانی ہی تھا! اور یہ سرسود قطرہ انسانی تھا

..... اگر اب بھی کوئی سرسود ہی خوشخامی امر دے کہ میں بختاب
 شیطانی نہ تھا تو ہر کسی پر دودھ ان کا سیریاں انگریزی سرکا +
 نے تو خیر کیا تھا خوشخامی نہ ہوا جو حال ہو میرا ہو ہوا
 لندن مشن تو پورا ہو گیا چلا نصف عام ہوا ۱۱

..... خیر کم جہاں پاک
 اس طرح انگریزی پالیسی کی محنت پر دھکرا اقتدار کے ہو تو
 نے ہشتیہ کا مطلب تو یہی تھا +

وہ دہلی میں نے مجھے دیا ہے لقب شہیدِ حق کا
 وہ شہیدِ حق تھا کہ وہ دہلی میں تھا ہے
 ہر حال میں اس کا حق حقیقت ہے کہ صلیب کی جھنڈ پر لکھو
 دیکھو کہ وہ شہید ہے تو کوئی بات ہو اور عقل سے
 نہ خدا کا قتل نہ ہر حال میں
 نہ ہر حال میں ہے نہ ہر حال میں

انگریزی جہاد کے خاطر خواہ نتائج



غارتگر چہی سے عقیدت تھی کس قدر
شاخوں نے خود آثار دیئے لپٹے پرین

بہر حال اس کے بعد ہندوستان میں انگریزوں کا کوئی مستقل قیام نہ رہا تھا
جو مغلیہ سلطنت کو بچانے کے لیے غاصب انگریز کی عہد ساز سیاست کے خلاف
نکری، نکری اور مسکری مودھ لگاتا اس طرح انگریز کے خزانہ میں اضافی پرچہ
کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔

_____ ہمارے اس طرح ہندوستان کے شمال مغرب
میں سرحد ہند اور ہنگری سرحدی چٹانوں کا زور ٹوٹا۔
_____ اسی کے ساتھ یہاں کا سرحدی پہاڑ سکھوں
کو روک کر انگریز کے زیرِ دامن لگنا۔

_____ مزید ہر ہندوستان کے دوسرے علاقے پر
مسلمانوں سے خالی ہوتے چلے گئے۔ ہر انگریز ہمارا ہی تھا ا
اس طرح ہمارے ہندوستان پر مکمل قبضہ کر کے انگریز کے لیے آسان
اور بہت آسان ہو گیا تھا۔ یہ سب شہر کی ہنگامہ بازی چھوڑ کر انگریز ہند
کے لیے یہاں صاف تھا۔ _____ خلیفہ کا کٹر عاشق نہیں۔

۔ جناب میں سرحدی اور لہو متعلقہ کی حالت نہ ہو

پہلی ہی دھر شاہی میں سکھوں کا نذر لڑنا ہو گا۔

۱۷۰۷ء کے یہ مسئلے ہمارے ہی ہاں ہیں۔

ہمیں ساتھ ساتھ دیکھنا ہے کہ انگریزوں کا کیا حال ہو گا۔

دیکھ لیں گے۔

(یہ بڑے بڑے کوٹھڑے میں)

خدا ان ملک و ملت کے طفیل ہمارے ہی ہاں ہیں۔

ماہر ہنگامہ بازی چھوڑ کر انگریزوں کو

وہایت کی سدا بہار

نشاط

مقامات فکر و نظر کون سب سے
یہاں لوگ نقش قدم دیکھتے ہیں

جہلائی شرعی دیا:

_____ سن سہا خون کا قتل حرام کیا تو _____

جہلائی شرعی کیا:

_____ مقتول مسلمانوں کا مال و اسباب لوٹا تو _____

جہلائی شرعی لوٹا:

_____ جہور مسلمانوں کی عینیں لڑکیوں سے نکاح

کے نام پر نہ تا بالبر کا ہرم کیا تو بھی _____

جہلائی شرعی کیا:

اور اب جہند و ستانی مسلمانوں کی قومی آزادی و عیسائی شرکت سے اجتناب
فرمایا تو بھی شرعی و دانش کے پردے میں اس کو مجھ پایا گویا وہاں وہاں خود ساختہ
شریعت کے تو کمالی کے بغیر کوئی گندہ کام کرنے ہی نہیں پھر جہلائی قومی آزادی
جیسے پاکیزہ تحریک میں وہ اپنی شریعت کی اجازت کے بغیر کچھ شریک ہو
جاتے یا خیر ہے کہ وہ اپنی شریعت میں ہیں یا گنہ گار مہم ہے _____
اور پھر انگریز سے وفاداری کا بھی لٹا لٹا ہوا تھا _____ آخر شریعت میں ملک
مطلوبہ کی تو کوئی چیز ہے اس طرح انگریز آگاہی دے دیا ہے _____
اگر اس کو لڑائی میں شرکت کا رنگاب کرتے تو وہ یہ کہ _____
"پیشینی کہہ" جیسی اللہ آہائی غلطی ہر
عرفت آہٹا آخر وفاداری کی تو کوئی چیز ہے _____
اپنی ہی دھندلے کی اور ملک مٹائی کا لٹا لٹا کرتے ہوئے ہمارے جہند و ستانی
ہر انگریزوں کو مکمل تہذیب ہمارے کا سترہ موقع جماعت جماعت ہمارے
خود ہی ہم پہنچایا _____

خود انجمن ترقی و تہذیب کے لیے بنانا ہے۔

ایک مرتبہ میری طبیعتی بھانجی حضرت امام آبادی
 (جن کا تعلق انجمن ترقی و تہذیب سے ہے) نے فرمایا کہ میں نے
 انجمن ترقی و تہذیب کے لیے ایک خط لکھا ہے جس میں
 حضرت امام آبادی صاحب و غیر صاحب ناموں کے صاحب کے
 پر نام لکھے کہ چند فیروز (یعنی ایک ایک) کے
 تیار کیا ہے (میں نے اتفاق سے پوچھا) — فریاد کیا
 تھا کہ انجمن ترقی و تہذیب کے لیے ایک خط لکھا ہے
 جس میں ایک ایک پر نام لکھے ہیں اور اس میں
 ہے کہ اگر میں اس خط کو لکھ دوں تو اس میں
 کے لیے چند ہوگا — اللہ نے تمہارا
 جو مقصد کر میں جو ایک خط لکھ کر ہے یہاں اور
 ہے۔ میں نے یہاں لکھا کہ ایک ہوگا جس میں چند
 فیروز لکھے ہیں اور اس میں چند فیروز لکھے ہیں
 ایسے کہ یہاں سے اس میں لکھے ہیں
 آج میں نے یہاں سے حضرت امام آبادی کے
 لکھا — شہید — یہ ہوئے

(حکایت الشہید ص ۱۵)

یہاں لکھا کہ ایک ہے — شہید — یہ ہوئے
 یہاں لکھا کہ ایک ہے — شہید — یہ ہوئے

کاش ہے کئی چہرہ کی کہداں میں ہے
اس انتظار میں ہوں کم ذرا خیر تو ہو
اس طرح کا دل دلچسپ ہے سدا سے
لگا ہوا تھا : میاں ! :-

• چونکہ آپ حضرت ذی قعدہ کے مہمان تھے
تھے ان کی خدمت میں فرمایا کہ : ہے :-

(ان کا ذکر مشہور ہے)

• جہاں وہ پہنچے ان کی خدمت میں آئے کہ :
وہاں لوگ : ان کے لئے فرمایا :
فرمایا : ہے :- ان کے لئے فرمایا :
فرمایا : ہے :-

• حضرت : ان کے لئے فرمایا : کہ : وہاں ہوا کہ : وہاں ہوا کہ :

• حضرت : وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :
وہاں ہوا کہ : ان کے لئے فرمایا :

دہلیت کے فروغ کے لئے وہ اپنی تنظیمیں نافذ کرتی ہیں جو ان کے لئے
بڑی فعال ہیں۔ اور ہر انگریزی حکومت وقت بھی انہیں ان کے کاموں
میں تعاون دینا چاہتی ہے اس لئے دہلیت کا زہر ملت اسلامیہ کے گم و پھینے
میں بڑی سرعت سے سرایت کرنے لگا ہوا ہے۔

۱۹۵۱ء کی جنگ آزادی میں علماء اہلسنت کا کردار ایسے نکدہ

سر کے گلے اندھا کر دیا۔ اور انگریزوں کی طرف سے مقابلے آئے چنانچہ وہ
کے مقابلے میں آئے والے علماء اہلسنت اور شاہین آزادی حکومت وقت کے
مفتوحین اور مخالفین سہرے تھے۔ کیوں کہ یہ تاریخی حقیقت بھی وہی

ظہور ماضی ۱۹۵۱ء سے دیکھ کر وہی مسطورہ کہانی استاد اور نظریات اسٹیوڈیو
حاصل ہے۔ (مخالف)

غور مجاہدین سے مختلف۔

مختلف ہیں اور بے جوش کے ساتھ انگریزوں کے خلاف

جنگ میں حصہ لینے والے وہ سب کے سب علماء

نوامیس میں تھے جو عقیدہ حضرت سید احمد اور حضرت

شاہ ولی اللہ کے شاہد تھے اور ان کی تحریکوں میں حصہ

دیا۔ امت مسلمہ نے انہیں ان کے شاہدوں کے ساتھ

کے لئے ہی کوئی چیز نہیں تھی۔ یہ شاہین کو لکھنے کو کہتے

کہ ہے۔

(مخالف سرسید احمد شاہنواز و جمہور مخالف)

اے آنکھوں سے کہوں مجھ کا صورت ہے گریز
 میری آنکھوں نے راتوں شب مستان کو چھتا ہے
 سنا آپ نے ہے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی میں جو
 پیدا نے سب کے سب علماء کرام فقہاء و شیعہ و اہل سنت و جماعت تھے جو مسلک
 شاہ ولی اللہ کے شیوخ و تلامذہ تھے سنا وہ مسلک اجنت اور ہادیان
 آزاد کا تھا۔

شہر اسلام آباد کے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحبزادہ امام الحق مولانا شاہ
 رضا علی خان صاحب بریلوی، رئیس الہادیہ مسجد محمد شاہ مدراسی،
 امیر الہادیہ مولوی سرور علی شاہ، ہادیہ مولوی صاحبزادہ، امام اعلیٰ حبیبانی،
 مفتی سید کاظم علی کافوری، مفتی صاحبزادہ کافوری، مفتی رسول اللہ
 صاحبزادہ کافوری، حکیم سید الشاکری، مولانا رشتہ اللہ کافوری، مولانا سید
 عبدالحمید علی شاہ، مولانا فیض محمد، مفتی و غیرہ۔ ان کے حکم
 مولانا علی اور علی کوشتے تاریخ کا روشن باب ہے۔

(تقریباً ۱۰۰۰ لکھتے ہیں)

یہ وہی ہیں جو مولانا صاحبزادہ کافوری
 صاحب شیعہ تحریک اہل حق میں جہاں جہاں
 ہر جگہ ہم مولانا فضل الرحمن صاحبزادہ
 و حضرات سرپرست کے وہ محل اعلیٰ ہیں کہ مقدس ترین انہوں کے بعد
 صحابی کرام و ائمہ کرام کے بعد ہیں کہ ستم خیزی، کینہ کاری کے عام
 ہوتے ہیں انہوں کو ہر بات معلوم ہی نہیں کہہ

جتنے جہاں کے مسلمان تھے انکے آئینہ
 سر کا جتنا جوا انکے ب کہا جاتا

بے مہر صاحب کی تار و نخ



نحیانت



بے آب آئینوں کو اک آب بخش دی
ہم بے ہند تھے ہم نے یہ کار ہند کیا

[illegible]

• نہ جیوں نے سرکارِ انگریزی سے کوئی پیمانہ کیا ہے۔

پندرہ سال پہلے لکھنے کا یہ ہے۔

(۱) یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

لیکن یہ ضروری طور پر انگریزی تاج کے تحت ہی ہو سکتا ہے۔
 اسے خود ان کے ساتھ لکھنا چاہئے کہ اس کے لئے تاریخ کے ہر سال ایک ملکی
 تاریخ ملک و ملت میں اس سے بڑا اثر و شاہد کبھی نہ کھو گیا ہو اور کبھی نہ ہو
 "یہ ضروری طور پر اس لئے کہ تاریخ ہندی لکھو ہے اس لئے کہ اس سے پہلے ان کے
 یہ سارے ہی مستند مصنف ملکی اور غرض لکھ کر ان کو ان کے لئے لکھ کر۔

• ان کے مصنفوں کے ساتھ ان کے ساتھ لکھ کر۔

لکھ کر۔

• نہیں، مصنفوں نے لکھ کر۔

• لکھ کر۔

• لکھ کر۔

(۲) یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔
 یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

• یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

• یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

• یہی وہ چیز ہے کہ اب ہر ملکی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔

یوں اُڑھو وہ سادھو بہات کے لمحہ مطلق نہ ہو

۱۵۱۔ ان میر مرثیہ کو شیریں بھنگان (ص ۱۵۱)

کہ مجھے آپؐ ————— ہے ہر سب کچھ ہوا جتنے ہیں کہ

مما تھے آپؐ ہر ایک ————— آمد ————— ہر وہی میں قائم کہنے کا سلسلہ

ہوں خواہ خواہ یہ میر مرثیہ شان اور غلط آپؐ سابقہ کوئی بہانہ کے خلاف ہی کہہ دے

ہو ————— ہر ہر قائم لے اپنا کیا کچھ کہہ دیا ————— سہل میری مطلق کو

نور سوز گرا ہتھیاری نظروں کے مفاد کی جھٹ پڑھا دیا —————

میں اس مستان ہلا کوٹ دکھ کر تاریخ کو مسخ کر ڈالا۔

نصرت اللہ علیہ السلام کا مذہب ہے

تاریخ کا الہیہ



انہیں کے نام سے منسوب ہے بہارِ چمن
جو لوگ واقعہ آدابِ رنگ و بو بھی نہیں

باغی ہادی ہے اور یہاں تک کہ کجاہم چکر اس سید کی یاد سے
 پاکستان بہت !
 اور جو یہ دیکھ کر پڑھ کر اس کی کتاب سے لکھا اور پڑھ کر
 عیوضی جانے والے کی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں کہ یہی
 صدیقین کے دم سے پریشانی ہے آدمی
 سب کا لگاؤ عیاضی ہی ہے
 صحت حال یہ ہے کہ ان فرقہ وارانہ کو فراعضہ سے چینی کرنے
 کے لئے وہاں انھوں نے ایک سو سو لاکھ روپے منفق ہوئے ہیں جس سے ان
 نے غداروں کی طرح دشمنی کے امور انھوں نے کر رہے ہیں
 یہ ایک مسلم کش تحریک ہے۔ کو
 احماد یہ دولت ہے۔ کہ تحریک نامت کرنے کے لئے جیسے اسے چاہے
 سمجھائے جائے یہ اس طرح وہاں کے عقائد و معنوں سے
 خدا ان ملک و ملت کا دشمن ہے۔ کہ دشمن دشمنی کے یہ فریب
 نے گائے جانے میں ہی کہ مسکریہ خوف لوگ محوم محوم جاتے ہیں
 بطور خبیثیہ
 یہ کس خوشی میں مٹاتے ہیں ان کی
 کلی کا خون ہوا ہے کلی جس کو نہیں
 دن و رات سے ہر اندھیر دیکھ کر ہر رخ و راسی حیران ہے اور خود غصہ پڑتا ہے
 وہاں سے ہر دوری سے کھائی کو ہار لیا ہے اور عداوت کو رخصت
 رہا ہے اسے دیکھ کر
 نصف سرگرمی ہے اس سے کیا ہے

ہر صوفی اس کتاب میں جو معانی اور موضوعات بیان کئے گئے ہیں ان کے بارے میں
 جاننے والوں کے کسی اعتراض سے محفوظ رہا ہے۔ اس کتاب میں
 نام لکھا گیا ہے اس کتاب کا نام ہے
 کتاب کے ختم پر غلط فہمی کی وجہ سے

جنگلات کی طرف سے مروجہ روایات

مولانا فضل حق خیر آبادی

سراپ فضل — سراپا حق — سراپا خیر

آپ کے دل میں شک و شبہ نہ رہے۔ ہمارے ہر ایک دوست کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے ایک عظیم الشان عالم دینی کے ساتھ غرض و غایت کے بغیر محض عقیدت و ایمان کے لیے ایک عظیم الشان خدمت انجام دی ہے۔ ان کے لیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کا ہم کو کمال کا احساس ہے۔ ان کے لیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کا ہم کو کمال کا احساس ہے۔ ان کے لیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کا ہم کو کمال کا احساس ہے۔

2020-2021

Alnus incana

My father's name is

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

علوم کی اس مہک چوہ کے پیر و مولے کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ مولانا صاحب لکھتے:

— ۱۰۰ —

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

جزیرہ جہاں سے جہاز سہرتے تو مسات گئے

شاہد مشہاد توں پہ سترے مداح سے ہم

نے نام آئندہ کا تو دل کو نکال دیا

موتی نہ ہوں جو ریلو رکھیں نہ مٹی نہ ہم

ایک سو سو ہی کے دل پر غلام کی محبت کا گیت گایا اثر و فتا جگہ مسادہ شہر دلی

یہ سو سو ایک محبت کی سرشاخ تھا، یہ سرشاخ تھوڑے عرصہ میں سو سو ایک کے غلوں و لدے

رہنمائی ماحول کرتے تھے، ہنگامہ کار کی کے سپہ سالار، عزت خاں، جنگلی بہادری

کے سلسلے میں مشورے کے لئے ملازم کے پاس میں سفر جہاز کرتے تھے، انگریزوں کے

خلاف جہاز کرنے کا سب سے پہلا فتویٰ ملازم ہی نے تھا، پہلے ہاتھ سے لکھا تھا کہ

ہر فرد کی جامع مسجد میں ہے، جہازوں کو گوں کے سامنے خود بڑھا کر سنا تھا، جہاز

کے ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ گوتے ہوئے، سب دوست، انگریزوں کے خلاف جہاز

اسی طرح مشعلی تقریر کی گئی کہ انگریزوں کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی —

جہازوں کی تعداد میں لوگ لشکر بہادری میں بھرتی ہونے لگے، جہازوں کے خلاف نے انگریز

کے خلاف میں فتویٰ کو غلطی کے و مشعلی سے موزوں فرما کر شائع کر دیا، جہازوں کے

میں تعلیم کو انگریزوں کے خلاف لکھا گیا، جہازوں میں شائع کی اس وقت کا لڑ

جہازوں سے جہازوں میں جہازوں کے خلاف میں انگریزوں کے خلاف جنگ کا سب سے پہلا

تاریخ کے لکھنے والے، سب غلامی میں جہازوں کے نام جہازوں میں جہازوں

خاک کا لے رہے ہیں۔

جہازوں میں جہازوں میں جہازوں کے خلاف میں جہازوں کے خلاف میں جہازوں کے

نام ہونے لگے، جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں

جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں

جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں جہازوں میں

۱۰۰۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۱۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۲۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۳۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔
 ۱۰۴۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔
 ۱۰۵۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔
 ۱۰۶۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۷۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۸۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۰۹۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۰۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۱۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۲۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۳۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۴۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۵۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۶۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۷۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۸۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۱۹۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

۱۲۰۔ یہی وہی ہے کہ جس نے یہ ہے۔

ہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

وہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

(نہایت افسوس کے ساتھ)

میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے
 میں نے سب کچھ دیکھا ہے کہ یہ سب کچھ ہوا ہے

Chlorophyll

یہاں ان حضرات کے حالات کے صرف دو سال بعد شجرہ انگریز مختلف جملہ
مردانہ ملکات کا تذکرہ کرتے ہوئے اسی کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی غیر آبادی
کو والد افضل اور غیر آبادی کے متعلق لکھا ہے۔

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد
 ۲- در صورتی که در یک سال سه بار بارش اتفاق افتد
 ۳- در صورتی که در یک سال چهار بار بارش اتفاق افتد
 ۴- در صورتی که در یک سال پنج بار بارش اتفاق افتد
 ۵- در صورتی که در یک سال شش بار بارش اتفاق افتد
 ۶- در صورتی که در یک سال هفت بار بارش اتفاق افتد
 ۷- در صورتی که در یک سال هشت بار بارش اتفاق افتد
 ۸- در صورتی که در یک سال نه بار بارش اتفاق افتد
 ۹- در صورتی که در یک سال ده بار بارش اتفاق افتد

(۱) ہر عہد کے سنی و شیعہ علماء کرام نے اپنے اپنے عقائد و مذہب کے لیے
 اس سے بڑا دلائل کے لیے فقہاء عربیہ اور اہل کتب کے کتب کے لیے
 یہ حکم ہے کہ یہ فقہاء کتب کے لیے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے لیے کہ وہ عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے
 عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے عقائد کے

خود اپنے عزائم، مسائل، غم و غم میں خود اپنے لیے جو بات چاہتے ہیں، ایک مستند و مستند
 ہے۔ بڑے بڑے لوگوں کے لیے ہے۔
 • قرآن مجید کے لیے جو بات چاہتے ہیں، خود اپنے لیے ہے۔

کہ وہ میری سہیلی ہے۔ یہ سہیلی ہے۔
 سہیلی کا نام ہے۔

میں نے اس کا نام خود رکھا ہے۔
 یہ ہے آپ کا سہیلی کا نام

یہ ہے اس کا نام ہے۔
 یہ ہے اس کا نام ہے۔

یہ ہے اس کا نام ہے۔
 یہ ہے اس کا نام ہے۔

واقعات کم، نکات اہم، فکر کی بلندی، زبان داد کی
پٹھانہ۔ تشبیہات و استعارات اور مثال و نظائر
کا شاہکار

قارئین کو تقدیر کا نیا رخ، نیا روپ
اور نیا موڑ دکھانے والی

خطباتِ نظامی

خطیبِ مشرق پاسبان ملت علامہ شائق احمد نظامی

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لے پھرتے ہے پیغامِ صبا تیرا

ناشر

مکتبہ نظامی جامع مسجد شمع محمدی، جھینڈی، ضلع تھانہ